روزے کے جدید فقہی مسائل

مؤلف

فقیہ العصر، استاذ العلماء، بقیۃ السلف
مفتی محمد ابوبکر صدیق شاذلی مدظلہ العالی

ناشر

طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ
بتعاون انتظامیہ جامع مسجد یٰسین آباد

خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں

https://t.me/tehqiqat

گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے

https://archive.org/details/
@zohaibhasanattari

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

روزے کے جدید فقہی مسائل

مؤلف:

مفتی محمد ابوبکر صدیق القادری الشاذلی مدظلہ العالی

(جنرل سیکریٹری طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ انٹرنیشنل، رئیس دارالافتاء Qtv)

ناشر

طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ (انٹرنیشنل)

بتعاون: انتظامیہ جامع مسجد یاسین آباد کراچی

نام کتاب: روزے کے جدید فقہی مسائل

مؤلف: محمد ابو بکر صدیق القادری الشاذلی

تخریج و تفتیش: مولانا محمد ہاشم رضا فاروقی

کمپوزنگ: محمد شاہد بشیر

تعداد: ۱۲۰۰ (بارہ سو)

اشاعت اوّل: رمضان المبارک ۱۴۲۳ھ/نومبر ۲۰۰۲ء

اشاعت دوم: شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ/اگست ۲۰۰۸ء

اشاعت سوم: شعبان المعظم ۱۴۳۰ھ، اگست ۲۰۰۹ء

اشاعت چہارم: شعبان المعظم ۱۴۳۴ھ، جولائی ۲۰۱۳ء

ناشر: طوبیٰ ویلفیر ٹرسٹ (انٹرنیشنل)



جامع مسجد طوبیٰ، ملت گارڈن سوسائٹی، ملیر۔15، نزد محبت نگر

Cell:0321-2762847

نمبر شمار	فہرست	صفحہ
1	چاند دیکھنے کا بیان	7
2	رمضان کا چاند دیکھنا واجب علی الکفایہ	7
3	رویت ہلال کے طریقے	7
4	اول: خود چاند دیکھنے والے کی گواہی	8
5	ثانی: گواہی پر گواہی	9
6	ثالث: شہادۃ علی القضاء یعنی قاضی کے فیصلہ پر گواہی دینا	9
7	رابع: کتاب القاضی الی القاضی یعنی ایک قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام	10
8	خامس: استفاضہ یعنی خبر کی شہرت	10
9	سادس: اکمال عدت یعنی مدت کا پورا ہو جانا	11
10	سابع: علامت کے ذریعہ ہلال کا ثبوت	11
11	ریڈیو، ٹیلیفون اور ٹی وی کی خبر	12
12	چاند کے اثبات کے غلط طریقے	16
13	اول: حکایت رویت	17
17	ثانی: افواہ	17
15	ثالث: خطوط واخبار	17
16	رابع: تار	17
17	خامس: جنتریوں کا بیان	18
18	سادس: قیاسات وقرائن	18
19	سابع: کچھ استقرائی اور اختراعی قاعدے	18

تقریظ جلیل

مفسر قرآن، شیخ الحدیث، مناظر اسلام

حضرت علامہ مفتی ابوالحسن محمد منظور احمد فیضی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

(سابق شیخ الحدیث جامعۃ المدینہ، گلستان جوہر، کراچی)

(سرپرست اعلیٰ جامعہ فیضیہ رضویہ، احمد پور شرقیہ، پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ رسالہ مسماۃ ''روزے کے جدید فقہی مسائل'' مؤلفہ حضرت مفتی محمد ابوبکر صدیق القادری زید رشدہ کے بعض مقامات کو پڑھا۔ الحمد للہ تعالیٰ مفتی صاحب مذکورہ جدید مسائل میں خوب مہارت رکھتے ہیں؛ کیونکہ عالم وعالم گر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے اور خلق خدا تعالیٰ ان کے علم سے مستفیض ہو۔ (آمین)

والسلام

فقیر محمد منظور احمد فیضی غفرلہ

۲ رمضان شریف ۱۴۲۳ھ

چاند دیکھنے کا بیان

رمضان کا چاند دیکھنا واجب علی الکفایہ

سوال نمبر ۱: کیا رمضان کا چاند دیکھنا تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

چاند دیکھنا تمام مسلمانوں کے لئے ضروری نہیں ہے بلکہ یہ واجب علی الکفایہ ہے جیسا کہ صدر الشریعہ بدر الطریقہ ابو العلاء مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب کفایہ ہے، شعبان، رمضان، شوال، ذیقعدہ اور ذی الحجہ۔ شعبان کا اس لئے کہ اگر رمضان کا چاند دیکھتے وقت ابر (بادل) یا غبار ہو تو یہ تیس پورے کر کے رمضان شروع کریں اور رمضان کا روزہ رکھنے کے لئے اور شوال کا روزہ ختم کرنے کے لئے اور ذیقعدہ کا ذی الحجہ کے لئے اور ذی الحجہ کا بقر عید کے لئے۔

("بہار شریعت"، چاند دیکھنے کا بیان، جلد ۱، حصہ ۵، صفحہ ۱۰۶)

لہٰذا شہر بھر میں سے کوئی ایک یا چند افراد بھی دیکھ لیں گے تو تمام لوگ بری الذمہ ہو جائیں گے اور اگر کسی نے نہ دیکھا تو سب گناہگار ہونگے۔

رؤیت ھلال کے طریقے

سوال نمبر 2: چاند کا ثبوت کس طریقے سے ہوتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

چاند کا ثبوت درج ذیل سات طریقوں سے ہوتا ہے:

اوّل: خود چاند دیکھنے والے کی گواہی

ماہ رمضان المبارک کے ہلال کے علاوہ دیگر گیارہ مہینوں کے ہلال کے ثبوت کے لئے بہر صورت دو عادل مرد یا ایک عادل مرد اور دو عادل عورتوں کی گواہی ضروری ہے۔ جبکہ ماہ رمضان کے ہلال کے ثبوت کی مختلف صورتوں میں مختلف احکام ہیں۔

(الف) اگر مطلع ابر آلود ہو یا آسمان پر غبار چھایا ہوا ہو تو ایک ایسے مسلمان عاقل بالغ مرد یا عورت (خواہ کنیز ہی کیوں نہ ہو) کی گواہی بھی مقبول ہے جو کہ غیر فاسق، ظاہری طور پر پابند شریعت ہو اگرچہ اس کا باطنی حال معلوم نہ ہو، وہ چاند دیکھنے کی کیفیت بھی بیان نہ کرے، قاضی کی مجلس میں بھی نہ ہو، لفظ "أشهد" یعنی میں گواہی دیتا ہوں بھی نہ کہے۔

(ب) اگر مطلع صاف ہو اور کوئی ایسی ہی صفات کا حامل آدمی جیسی کہ اوپر بیان کی گئی ہیں جنگل یا بلند مقام یا خارج شہر مثلا پہاڑ پر سے آیا تو اس ایک کا بھی بیان کافی ہو جائے گا۔

(ج) اگر نہ تو مطلع ابر آلود ہو اور نہ ہی کوئی جنگل یا بلند مقام سے دیکھنے کی گواہی دینے آیا تو اب دیکھا جائے گا کہ اس شہر کے لوگ چاند دیکھنے میں سست ہیں یا دلچسپی لیتے ہیں، اگر سستی کرنے والے ہوں تو کم از کم دو عاقل بالغ مسلمان آدمی یا ایک مرد، دو عورتوں کی گواہی درکار ہوگی جو کہ ظاہری طور پر شریعت پر عمل پیرا ہوں اگرچہ ان کا باطنی حال معلوم نہ ہو اور اگر شہر کے لوگ رویت ہلال میں دلچسپی رکھتے ہوں تو ایک ایسی بڑی تعداد کی گواہی چاہیے جو اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا بیان کرے اور ان کی گواہی سے ثبوت ہلال کا غلبہ ظن حاصل ہو جائے اگرچہ کھلے فاسق یا غلام ہی کیوں نہ ہوں۔

ثانی: گواہی پر گواہی

اگر اصل گواہان خود گواہی دینے کے لئے حاضری سے معذور ہوں تو وہ اپنی گواہی پر دیگر افراد کو گواہ بنالیں چنانچہ یہ گواہی ان افراد کی ہوتی ہے کہ جنھوں نے خود تو چاند نہ دیکھا مگر دیکھنے والوں نے ان کے سامنے گواہی دی اور انھیں اپنی گواہی پر گواہ بنا لیا ہو، اسکا طریقہ یہ ہے کہ اصلی گواہ کہ جنھوں نے بذات خود چاند دیکھا کسی دوسرے فرد سے کہے کہ میری گواہی پر گواہ ہو جاؤ کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے فلاں ماہ فلاں سنہ کا ہلال فلاں دن کی شام کو دیکھا پھر وہ افراد کہ جن کو گواہ بنایا گیا ہو وہ یہاں آکر یوں گواہی دیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں بن فلاں نے مجھے اپنی اس گواہی پر گواہ کیا کہ فلاں بن فلاں مذکور نے ماہ فلاں سنہ فلاں کا ہلال فلان دن کی شام کو دیکھا اور فلاں بن فلاں مذکور نے مجھ سے کہا کہ میری اس گواہی پر گواہ ہو جاؤ۔ اس قسم کی گواہی میں ان تمام احکام کا اعتبار کیا جائے گا جو کہ پہلے طریقے میں مذکور ہوئے یعنی اگر مطلع صاف ہو تو ایک کی گواہی کافی نہ ہوگی ورنہ مطلع صاف نہ ہونے کی صورت میں یا وہ جنگل یا بلند مقام سے آیا تو ایک ہی کی گواہی کافی ہے اور اس گواہی پر بھی ایک ہی گواہ کافی ہے۔

ثالث: شہادۃ علی القضاء یعنی قاضی کے فیصلہ پر گواہی دینا

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی دوسرے شہر کے حاکم اسلام یا قاضی کے یہاں رویت ہلال پر شہادتیں گذریں اور اس نے رویت ہلال کے ثبوت کا حکم دیا۔ دو گواہان عادل اس وقت دار القضاء (عدالت) میں حاضر تھے انھوں نے یہاں حاکم اسلام یا قاضی یا مفتی کے سامنے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے سامنے فلاں شہر کے حاکم یا قاضی

کے یہاں فلاں ہلال کی نسبت فلاں دن کی شام کو ہونے کی گواہیاں گذریں اور حاکم موصوف نے ان گواہیوں پر ثبوت ہلال، مذکورہ شام، فلاں روز حکم دیا۔

رابع: کتاب القاضی الی القاضی یعنی ایک قاضی کا خط دوسرے قاضی کے نام

اگر قاضی شرع جسے حاکم اسلام نے مقدمات نمٹانے کے لئے مقرر کیا ہو، اس کے سامنے رویت ہلال سے متعلق شرعی گواہی پیش کی گئی، اس نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کے نام خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی اور خط میں اپنا اور مکتوب الیہ (جس کی طرف خط بھیجا گیا ہو) کا نام ونشان (ایڈریس) پورا لکھا جس سے پورے طور پر شناخت ہو سکے اور وہ خط دو عادل گواہان کے حوالے کیا کہ میرا یہ خط فلاں شہر کے قاضی کے نام ہے وہ انتہائی احتیاط کے ساتھ اس قاضی کے پاس لائے اور شہادت دی کہ آپ کے نام یہ خط فلاں شہر کے فلاں قاضی نے ہم کو دیا اور ہمیں گواہ کیا کہ یہ خط اس کا ہے، اب یہ قاضی اگر اس خط کو اپنے مذہب کے مطابق ثبوت کے لئے کافی سمجھے تو اس پر عمل کر سکتا ہے۔

خامس: استفاضہ یعنی خبر کی شہرت

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو اور احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہوں اور وہ خود عالم اور ان احکام میں اپنے علم پر عمل کرنے والا ہو یا کسی قابل اعتماد محقق عالم کے فتوی پر عمل کرنے والا ہو یا جہاں قاضی شرع نہ ہو تو ایسا مفتی اسلام کہ جس کی طرف لوگ سب سے زیادہ رجوع کرتے ہوں اور روزے اور عید کے معاملے میں اسی کے فتوی پر عمل پیرا ہوں، وہاں سے متعدد

جماعتیں آئیں اور سب ایک زبان ہو کر خبر دیں کہ وہاں فلانے دن رؤیت ہلال کا ثبوت ہوا اور عید کی گئی تو ان لوگوں کی خبر پر اعتماد کرتے ہوئے عمل کیا جائے گا، اس کے برعکس اگر کوئی افواہ اڑگئی اور پورے شہر میں پھیل گئی مگر جس سے پوچھا جائے تو وہ کہے کہ سنا ہے یا لوگ کہتے ہیں یا کسی مجہول شخص کی طرف نسبت کرتے ہیں تو ایسی خبر کی کوئی اہمیت نہیں اور ایسی خبر ہرگز خبر مستفیض نہیں ہے، اس قسم کی خبر سے کوئی حکم شرعی ثابت نہیں ہو سکتا۔

سادس: اکمال عدت یعنی مدت کا پورا ہو جانا

اگر کسی مہینے کے تیس دن پورے ہو جائیں تو آئندہ مہینے کا ہلال خود بخود ثابت ہو جائے گا اگرچہ اس کے ثبوت میں نہ تو رویت، نہ شہادت، نہ قاضی کا خط دوسرے قاضی کی طرف، نہ خبر مستفیض آئی ہو؛ کیونکہ مہینہ تیس دن سے زائد نہ ہونا یقینی ہے۔ اور اکمال عدت کے ذریعے سے ہلال کا ثبوت اسی صورت میں درست ہوگا جبکہ گذشتہ ماہ کا چاند واضح طور پر دیکھا گیا ہو یا دو گواہان عادل سے ثابت ہوا ہو اور اگر گذشتہ چاند صرف ایک ہی گواہی سے ثابت ہوا تھا تو اب مطلع روشن ہے اور چاند نظر نہیں آتا تو اس صورت میں اکمال عدت کافی نہ ہوگا بلکہ صبح ایک روزہ اور رکھیں گے کہ گذشتہ ہلال کا ثبوت حجت کاملہ سے نہ ہوا تھا۔

سابع: علامت کے ذریعہ ہلال کا ثبوت

اگر کسی شہر میں حاکم شرع قاضی اسلام ہو اور احکام ہلال اسی کے یہاں سے صادر ہوتے ہوں اور وہ خود عالم ہو اور ان احکام میں اپنے علم پر عمل کرنے والا ہو یا کسی قابل اعتماد محقق عالم کے فتوی پر عمل کرنے والا ہو اور وہ ہلال کے شرعی ثبوت کے بعد

اعلان کی خاطر توپیں داغنا ہوتو ان توپوں کی آواز اس شہر کے لوگوں اور ارد گرد کے دیہات والوں کے لئے ثبوت ہلال کے لئے کافی ہے۔

مذکورہ بالا سات طریقوں کے تفصیلی دلائل جاننے کے لئے امام اہلسنت کی تصنیف ''رؤیت ہلال کے طریقے'' کا مطالعہ ضروری ہے جو کہ فتاویٰ رضویہ قدیم (مطبوعہ مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی) کی چوتھی جلد میں صفحہ ۵۴۶ تا ۵۶۸ پر اور فتاویٰ رضویہ جدید محققہ (مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) کی دسویں جلد میں صفحہ ۴۰۵ تا ۴۴۷ پر موجود ہے۔

ریڈیو، ٹیلیفون اور ٹی وی کی خبر

سوال نمبر 3: کیا ریڈیو، ٹی وی اور ٹیلیفون کی خبر سے رویت ہلال ثابت ہوسکتی ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّابِ

دور حاضر میں لوگ ایک دوسرے کو ٹیلیفون کے ذریعے رویت ہلال کی خوش خبری دیتے ہیں اور آپس میں مبارکباد کا تبادلہ کرتے ہیں مگر یہ ذریعہ رویت ہلال کے ثبوت کے لئے کافی نہیں ہے؛ کیونکہ ٹیلیفون مذکورہ بالا درست سات طریقوں میں سے کسی طریقہ رویت ہلال کے تحت داخل نہیں ہے اگر چہ یہ بعض اعتبار سے خط کے مشابہ ہے مگر رویت ہلال کے معاملے میں صرف ایک قاضی سے دوسرے قاضی کی جانب بھیجے جانے والے خط کا اعتبار ہے اور اس کے لئے بھی بعض کڑی شرائط کا پایا جانا ضروری ہے، اگر وہ مفقود ہو جائیں تو قاضی کا خط بھی قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ چنانچہ عوام کے خط کا اس معاملے میں ہرگز اعتبار نہیں ہے کہ اس میں دھوکہ کے بہت قوی احتمال پائے جاتے ہیں اور یہی بات ٹیلیفون میں بھی پائی جاتی ہے۔ ہاں البتہ ریڈیو اور ٹی وی کی خبر

پر اعتماد جائز ہے کہ یہ مذکورہ بالا بیان کردہ طریقوں میں سے ساتویں طریقے کے تحت داخل ہے اوران کی خبر سے غلبہ ظن حاصل ہوتا ہے اور غلبہ ظن خود حجت شرعیہ ہے جیسا کہ "بدائع الصنائع" میں ہے:

إنّ غالب الرأي حجة موجبة للعمل وإنه في الأحكام بمنزلة اليقين.

ترجمہ: یعنی: "ظن غالب عمل کو واجب کرنے والی حجت شرعیہ ہے اور شرعی احکام میں اس کی حیثیت یقین کی سی ہے"۔

("بدائع الصنائع"، كتاب الصوم، فصل بيان ما ليس وما يستحب للصائم وما يكره، جـ٢، صـ٢٦٨)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

لم يذكروا عندنا العمل بالإمارات الظاهرة الدالة على ثبوت الشهر كضرب المدافع في زماننا والظاهر وجوب العمل بها على من سمعها ممّن كان غائبا عن المصر كأهل القرى ونحوها كما يجب العمل بها على أهل المصر الذين لم يروا الحاكم قبل شهادة الشهود.

("منحة الخالق"، كتاب الصوم، قبيل باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، جـ٢، صـ٤٧٢)

ترجمہ: یعنی: "ہمارے علماء نے ایسی علامتِ ظاہرہ کے بارے میں وجوب عمل کا ذکر نہیں کیا جو کہ رویت ہلال پر دلالت کرنے والی ہوں جیسا کہ ہمارے زمانے میں توپوں کا داغنے کا عمل ہے اور ظاہر اس کی وجہ سے جس طرح شہر میں رہنے والے ان لوگوں پر عمل واجب ہو جاتا ہے کہ جنھوں نے حاکم کو گواہوں کی گواہی سے پہلے نہ دیکھا تھا اسی طرح ان لوگوں پر بھی عمل کرنا واجب ہوجائے گا جو شہر سے غائب

ہوں جیسا کہ دیہاتوں وغیرہ میں رہنے والے"۔

علامہ شامی علیہ الرحمہ ردالمحتار میں فرماتے ہیں:

قلت: الظاهر أنه يلزم أهل القرى الصوم بسماع المدافع أو رؤية القناديل من المصر؛ لأنه علامة ظاهرة تفيد غلبة الظن وغلبة الظن حجة موجبة للعمل كما صرّحوا به واحتمال كون ذلك بغير رمضان بعيد؛ إذ لايفعل مثل ذلك عادة في ليلة الشك إلا لثبوت رمضان.

("رد المحتار"، كتاب الصوم، مبحث في صوم يوم الشك، جـ٦، صـ٢٣٤)

ترجمہ:"میں کہتا ہوں کہ شہر سے سنے جانے والی توپوں کی آواز اور چراغوں کے دیکھنے سے دیہات میں رہنے والے لوگوں پر روزہ لازم ہو جائے گا؛ کیونکہ یہ ظاہری علامات ہیں جو کہ غلبہ ظن کا فائدہ دیتی ہیں اور جیسا کہ فقہاء نے صراحت کی ہے کہ غلبہ ظن عمل کو واجب کرنے والی حجت ہے اور یہ احتمال بعید ہے کہ یہ آوازیں یا چراغوں کا روشن کرنا رمضان کے بجائے کسی اور سبب سے ہو؛ کیونکہ اس قسم کے افعال شک کی رات میں رمضان کے ثبوت کے علاوہ کسی اور کام کے لئے نہیں کیے جاتے ہیں"۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے رسالہ"رویت ہلال' کے طریقے' میں علامہ شامی رحمہ اللہ تعالی کی تحقیق کو برقرار رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ"حاکم شرع کے حضور شہادتیں گذرنا، ان پر حکم نافذ کرنا، ہر شخص کہاں دیکھتا اور سنتا ہے، بحکم حاکم اسلام اعلان کے لئے ایسی ہی کوئی علامت معہودہ معروفہ قائم کی جاتی ہے جیسے توپوں کے فائر یا ڈھنڈورہ وغیرہ"۔

(''الفتاویٰ الرضویۃ''، کتاب الصوم، من ضمن الرسالۃ: طریق اثبات ہلال، جلد۱۰، صفحہ۴۲۰)

چنانچہ ریڈیو اور ٹی وی کی خبر کی حیثیت اعلان کی سی ہے؛ کیونکہ فقہائے کرام نے توپوں کی آواز اور رویت ہلال کے موقع پر شہروں میں کیئے جانے والے چراغاں کو اہل دیہات کے لئے قابل اعتماد جانا ہے مگر ریڈیو اور ٹی وی کے اعلان کا اعتبار اسی وقت کیا جائے کہ جب اس میں بھی وہ شرائط پائی جائیں جو کہ علامات ظاہرہ میں پائی جاتی ہیں، مثلاً ظاہری علامت مثل توپوں کی آواز یا لوگوں کا چراغاں کرنا اسی وقت قابل اعتبار ہے جبکہ اس شہر میں رویت ہلال کا ثبوت ایسے حاکم اسلام کے یہاں شہادتیں گذرنے سے ہوتا ہو جو کہ خود عالم ہو اور اپنے علم پر عمل کرنے والا بھی ہو یا خود تو عالم نہیں مگر کسی قابل اعتماد محقق عالم کے فتویٰ پر عمل کرتا ہو، پاکستان میں عام طور پر حاکم وقت عالم تو نہیں ہوتا مگر وہ رویت ہلال کے مسئلے میں رویت ہلال کمیٹی میں شریک علماء کی رائے پر عمل پیرا ہوتا ہے اور الحمدللہ تعالیٰ رویت ہلال کمیٹی کبھی علماء اہلسنت کے بغیر تشکیل نہیں پاتی؛ لہذا جب رویت ہلال کمیٹی شرعی ثبوت کے بعد ہلال رمضان (رمضان کا چاند) کا اعلان ریڈیو یا ٹی وی پر کرے یا ان کے اعلان کو کوئی اور ریڈیو یا ٹی وی پر بیان کرے تو اس سے ہلال رمضان ثابت ہو جائے گا، ہاں اس پر ایک اعتراض کیا جا سکتا ہے کہ بعض اوقات اعلان کرنے والے علماء نہیں ہوتے بلکہ فاسق مرد یا فاسقہ عورت اعلان کرتی ہے اور یہ دیانت کا معاملہ ہے چنانچہ ان فاسقوں کی خبر سے رویت ہلال ثابت نہ ہوگی، اس کا جواب فقہاء کرام کی عبارات سے واضح ہے کہ اگر حاکم اسلام کا منادی فاسق بھی ہو تو بھی اس کا اعلان مقبول ہے۔

عالمگیری میں ہے:

خبر منادی السلطان مقبولاً عدلاً کان أو فاسقاً.

("الفتاوىٰ الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الأول في العمل بخبر الواحد، الفصل الأول، جـ٥، صـ٣٠٩)

ترجمہ: "سلطان کی طرف سے اعلان کرنے والے کی خبر معتبر ہے خواہ وہ عادل ہو یا فاسق"۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے اسی رسالے میں اسی قسم کی خبر کی توثیق میں فرماتے ہیں:

"اقول: یہیں سے ظاہر کہ ایسے شہر میں منادی پر بھی عمل ہوگا حتی کہ اس کی عدالت بھی شرط نہیں جب کہ معلوم ہو کہ بے حکم سلطانی ایسا اعلان نہیں ہو سکتا"۔

("الفتاوىٰ الرضویۃ"، کتاب الصوم، من ضمن الرسالۃ: طرق اثبات ہلال، جلد ۱۰، صفحہ ۴۲۰)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو بات ارشاد فرمائی اس سے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا کہ آپ نے یہ حکم ریڈیو اور ٹی وی کی خبر ہی کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے اور مستقبل میں پیش آنے والے مسئلے کا حکم قبل از وقت بتا دینا آپ کی کرامتوں میں سے ایک کرامت ہے۔

چاند کے اثبات کے غلط طریقے

سوال نمبر: آج کل لوگ ہلال کے ثبوت کے لئے جنتریوں، اخبار، قیاسات وغیرہ پر اعتبار کرتے ہیں، کیا یہ طریقے ہلال کے ثبوت کے لئے کافی ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّابِ

رویت ہلال کے مذکورہ بالا طریقے درست نہیں ہیں، امام اہلسنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ان طریقوں کو دلائل کے ساتھ غیر معتبر

ٹھہرایا ہے اور ان میں سے سات مشہور غیر معتبر ذرائع پر تنبیہ فرمائی ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

اول: حکایت رؤیت

یعنی کچھ لوگ کہیں سے آئے اور خبر دی کہ وہاں فلاں دن چاند دیکھا گیا، وہاں کے حساب سے آج تاریخ یہ ہے ظاہر ہے کہ یہ نہ شہادت رؤیت ہے کہ انہوں نے خود نہ دیکھا، نہ شہادت پر شہادت کہ دیکھنے والے ان کے سامنے گواہی دیتے اور انہیں اپنی گواہیوں کا حامل بناتے۔

ثانی: افواہ

بعض اوقات شہر میں افواہ اڑ جاتی کہ فلاں جگہ چاند ہوا، جاہل اِسے تواتر واستفاضہ سمجھ لیتے ہیں، حالانکہ جس سے پوچھا جائے وہ کہتا ہے کہ سنا ہے، کوئی بھی ٹھیک پتہ نہیں دیتا یا اس خبر کی انتہاء دو ایک شخص ہوتے ہیں اسے استفاضہ سمجھ لینا محض جہالت ہے۔

ثالث: خطوط واخبار

خطوط واخبار کے ذریعے رویت ہلال کی خبر معتبر نہیں جیسا کہ اس کی تحقیق طریق چہارم میں کی گئی ہے۔

رابع: تار

اس کا بھی اعتبار نہیں، امام اہلسنت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''یہ خط سے بھی زیادہ بے اعتبار، خط میں کاتب کے ہاتھ کی علامت تو ہوتی ہے، یہاں اس قدر بھی نہیں تو اس پر عمل کو کون کہے گا مگر اجہل سا اجہل جسے علم کے نام سے بھی مس نہیں۔

خامس: جنتریوں کا بیان

اس کا بھی شرعاً کوئی اعتبار نہیں بلکہ اس کا رڈ تو صریح حدیث کریمہ سے بھی ثابت ہے۔

سادس: قیاسات وقرائن

یعنی لوگ اپنے اندازے سے کہتے ہیں مثلاً چاند اتنا بڑا تھا، روشن تھا، دیر تک رہا لہذا یہ ضرور کل کا ہوگا، امام اہل سنت رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''یہ قیاسات تو حسابات کی وقعت بھی نہیں رکھتے پھران پر عمل محض جہل وزلل''۔

سابع: کچھ استقرائی اور اختراعی قاعدے

مثلاً لوگوں میں مشہور ہے کہ رجب کی چوتھی رمضان کی پہلی ہوگی، رمضان کی پہلی ذی الحجہ کی دسویں ہوگی، اس قسم کی باتوں کی شریعت مطہرہ میں کوئی دلیل نہیں پائی جاتی۔

(''الفتاویٰ الرضویۃ''، کتاب الصوم، من ضمن الرسالۃ: طرق اثبات ہلال، جلد۱۰، صفحہ۴۲۸)۔

غبار یا دھواں

سوال نمبر5: کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں اگر ٹریفک کی آمدورفت یا کسی اور وجہ سے اڑنے والا غبار یا گاڑیوں کا دھواں روزہ دار کے منہ یا ناک کے ذریعے سے اندر داخل ہوجائے تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

اگر بلا ارادہ غبار یا دھواں حلق میں پہنچ جائے خواہ روزہ دار ہونا یاد ہو یا نہ ہو، روزہ نہیں جائے گا؛ کیونکہ ان چیزوں سے بچنا نہایت ہی مشکل بلکہ بعض صورتوں میں

تو نا ممکن ہے، ہاں اگر ارادۃً ایسا کیا تو روزہ یاد ہونے کی صورت میں روزہ چلا جائے گا؛ کیونکہ ایسا کرنے سے خود کو روکنا ممکن تھا جیسا کہ علامہ علاؤ الدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(أو دخل حلقه غبار أو ذباب أو دخان) و لو ذاكر استحساناً لعدم إمكان التحرز عنه، و مفاده أنه لو أدخل حلقه الدخان أفطر أي دخان كان.

("الدر المختار" مع "ردّ المحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسده، جـ٦، صـ٢٦٠، ٢٦١)

ترجمہ: اگر روزہ دار کے حلق میں غبار، مکھی یا دھواں داخل ہو جائے تو استحساناً روزہ نہ جائے گا اگرچہ اسے یاد ہو؛ کیونکہ اس سے بچنا ممکن نہیں ہے اور اس کا مفاد یہ ہے کہ اگر خود سے داخل کیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا خواہ کوئی سا دھواں ہو۔

لوبان، اگربتی، روم اسپرے اور عطر

سوال نمبر 6: اگر روزہ دار کسی ایسے کمرے میں داخل ہو جائے جہاں لوبان یا اگربتی جل رہی ہو یا روم اسپرے (Room Spray) کیا ہو یا اپنے ہاتھ یا کپڑوں پر عطر لگا کر یا براہ راست عطر سونگھے تو کیا اس کا روزہ برقرار رہے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

لوبان اور اگربتی کا وہی حکم ہے جو دھویں اور غبار کا ہے یعنی اگر روزہ یاد ہونے کی صورت میں دھواں اندر لے جانے کی نیت سے ناک سے قریب کر کے سونگھا تو روزہ چلا جائے گا اور اگر روزہ دار ہونا یاد نہ ہو یا سونگھنے کی نیت سے ناک کے قریب کر کے نہ سونگھا تو روزہ نہ جائے گا۔ جبکہ روم اسپرے کی کمرے میں پھیلی ہوئی خوشبو یا عطر

سونگھنے سے مطلقاً روزہ نہ جائے گا خواہ بالواسطہ سونگھا جائے یا بلاواسطہ کیونکہ عطر سونگھنے سے کوئی ایسی مادّی شے حلق میں نہیں جاتی جو روزہ ٹوٹنے کا باعث بن سکے بلکہ عطر سونگھنے سے ایسی ہوا اندر جاتی ہے جو کہ خوشبو سے معطر ہوتی ہے؛ لہٰذا اس سے روزہ نہ ٹوٹے گا، جبکہ دھویں کا معاملہ اس کے برعکس ہے کہ اس کے سونگھنے میں نفسِ دھواں اندر جاتا ہے۔

خاتم المحققین علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

حتى لو تبخر بخور فأواه إلى نفسه واشتمّه ذاكر الصوم لإمكان التحرز عنه، وهذا ممّا يغفل عنه كثير من الناس، ولا يتوهّم أنه كشم الورد ومائه والمسك؛ لوضوح الفرق بين هواء تطيب بريح المسك وشبهه وبين جوهر دخان وصل إلى جوفه بفعله.

("ردّ المحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم، مطلب: يكره السهر إذا خاف فوت الصبح، جـ٦، صـ٢٦٠، تحت قول الدر: انه لو أدخل حلقه الدخان)

ترجمہ: ''حتیٰ کہ اگر خوشبو سلگ رہی تھی اور اس نے روزہ یاد ہوتے ہوئے اسے قریب کیا اور سونگھا تو روزہ ٹوٹ جائے گا؛ کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے، یہ وہ بات ہے کہ جس سے بہت سے لوگ غافل ہیں، یہ وہم نہ کیا جائے کہ یہ گلاب یا اسکے عرق یا مشک کے سونگھنے کی طرح ہے؛ کیونکہ ایسی ہوا جو کہ مشک یا اس کے مشابہ شے سے معطر ہو اور دھویں کے جوہر (جو اس کے فعل کی وجہ سے اس کے پیٹ میں پہنچے) کے مابین بہت واضح فرق ہے''۔

روزے میں بام اور وِکس سونگھنا

سوال نمبر 7: کیا زکام کی حالت میں ناک کھولنے کے لئے روزہ دار کو بام یا وِکس سونگھنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

بام یا وکس کا بھی وہی حکم ہے جو کہ عطر کا ہے یعنی اس کے سونگھنے سے روزہ نہ جائے گا؛ کیونکہ اس کے سونگھنے سے کوئی ایسی شے حلق میں نہیں جاتی جو روزہ ٹوٹنے کا باعث ہو، چنانچہ روزے کی حالت میں اس کا استعمال جائز ہے لیکن اس کی بھاپ نہ لی جائے کہ اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا جیسا کہ دھویں کا مسئلہ گزرا۔

روزے دار کے جسم سے خون نکالنا

سوال نمبر 8: بعض امراض کی تشخیص کے لئے جسم سے سوئی کے ذریعے سے خون نکالا جاتا ہے، کیا مرض کی تشخیص کے لئے روزہ دار کے جسم سے خون نکالنا جائز ہے؟ نیز اس عمل سے اس کا روزہ تو نہیں ٹوٹے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

اس قسم کی ضرورت کے لئے روزہ دار کے جسم سے خون نکالنا بلا کراہت جائز ہے اور اس عمل سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، ہاں البتہ اتنی مقدار میں خون نکالنا جو کہ کمزوری کا باعث ہو مکروہ ہے، اس مسئلے کی نظیر کتب فقہیہ میں سینگی لگوانے کا مسئلہ ہے۔

عالمگیری میں ہے:

ولا بأس بالحجامة إن أمن على نفسه الضعف، أما إذا خاف فإنه يكره وينبغي له أن يؤخر إلى وقت الغروب وذكر شيخ الإسلام شرط

الكراهة ضعف يحتاج فيه إلى الفطر والفصد نظير الحجامة هكذا في "المحيط".

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الثالث: فيما يكره للصائم و ما لايكره، جـ١، صـ١٩٩)

ترجمہ: اگر کمزوری کا خوف نہ ہو تو سینگی لگوانے میں کوئی حرج نہیں اور اگر کمزوری کا خوف ہو تو مکروہ ہے، اس کو چاہیے کہ اسے غروب آفتاب تک مؤخر کر دے، شیخ الاسلام نے ذکر فرمایا کہ کراہت کی شرط ایسی کمزوری ہے کہ جس کی وجہ سے روزہ توڑنے کی حاجت پیش آجائے اور فصد کھلوانا سینگی لگوانے کے مثل ہی ہے۔

ٹیکہ (Injection)

سوال نمبر 9: کیا روزے کی حالت میں ڈرپ یا انجکشن لگوانا جائز ہے؟ کیا اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

روزے کی حالت میں ڈرپ اور انجکشن لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ وہ رگ میں لگایا جانے والا انجکشن ہو یا پٹھوں میں جیسا کہ سانپ کے کاٹنے سے روزہ نہیں جاتا حالانکہ سانپ کے کاٹنے پر بھی زہر جسم میں داخل ہو جاتا ہے مگر اس کے باوجود فقہاء کرام نے اسے مفسد صوم نہیں گردانا بلکہ اسے ان اَعذار میں شمار فرمایا کہ جن کی وجہ سے روزہ افطار کرنا جائز ہو جاتا ہے، "الدرّ المختار" میں روزہ توڑنے کے اعذار کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وقد ذكر المصنف منها خمسة، وبقي الإكراه وخوف هلاك أو

نقصان عقل ولو بعطش أو جوع شديد ولسعة حية.

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم...إلخ، فصل في العوارض، جـ٦، صـ٣٤٦، تحت قول الدر: وقد ذكر المصنف)

ترجمہ: "اور مصنف نے روزے کو توڑنے کے اعذار میں سے پانچ ذکر کیے ہیں اور باقی رہ گئے ہیں اس میں اکراہ اور ہلاکت کا خوف یا عقل کے ضائع ہو جانے کا خوف اگرچہ پیاس یا شدید بھوک کی وجہ سے ہو اور سانپ کے کاٹنے کی وجہ سے"۔

علامہ سید احمد طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ "لسعة حية" کی شرح میں فرماتے ہیں:

يعني أنّ الرجل إذا لدغته حية فأفطر ليشرب الدواء.

("حاشية الطحطاوي" على "الدر المختار"، كتاب الصوم، فصل في العوارض، جـ١، صـ٤٦٢)

ترجمہ: یعنی اگر کسی آدمی کو سانپ کاٹ لے تو دوا پینے کے لئے روزہ توڑنا جائز ہے۔

مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہوا کہ سانپ کے کاٹنے سے روزہ نہیں جاتا ظاہر ہے کہ انجکشن بھی اسی کی مثل ہے؛ لہذا اگر کسی درست وجہ سے انجکشن لگوایا جائے تو بلا کراہت جائز ہے، انجکشن سے روزہ نہ ٹوٹنے کی علت درج ذیل ہے:

اولاً:

از روئے لغت روزہ نام ہے رکنے کا اور از روئے شرع شخص مخصوص کا نیکی کے حصول کی نیت سے طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے جیسا کہ "درمختار" اور "عالمگیری" میں ہے:

أما تفسيره فهو عبارة عن ترك الأكل والشرب والجماع من الصبح إلى غروب الشمس بنية التقرّب من الأهل كذا في "الكافي".

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، جـ۱، صـ۱۹٤)

ترجمہ:''روزے کے اہل کا تقرب کی نیت سے صبح صادق سے غروب آفتاب تک کھانے، پینے اور جماع کو ترک کرنے کا نام روزہ ہے''۔

چنانچہ ظاہر ہوا کہ روزے کا رکن کھانا، پینا اور جماع سے باز رہنا ہے جیسا کہ ملک العلماء کاسانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وعلى هذا الأصل يبتني بيان ما يفسد الصوم وينقضه؛ لأن انتقاض الشيء عند فوات ركنه أمر ضروري وذلك بالأكل والشرب والجماع.

("بدائع الصنائع"، كتاب الصوم، فصل في ركن الصوم، جـ۲، صـ۲۳۷)

ترجمہ:''اور اسی قاعدے پر روزے کو فاسد اور توڑنے والی اشیاء کا بیان مبنی ہے کیونکہ کسی شے کا اپنے ارکان کے فوت ہونے پر ٹوٹنا بدیہی (واضح) بات ہے اور وہ روزے میں کھانے، پینے اور جماع کے ساتھ ہے''۔

چنانچہ روزہ اسی صورت میں ٹوٹے گا جب اس کا کوئی رکن فوت ہو اور رکن اسی وقت ہوگا جب کھانا، پینا یا جماع پایا جائے اور یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انجکشن کھانے پینے کی تعریف میں داخل نہیں کہ انجکشن پٹھوں اور رگوں میں لگایا جاتا ہے جبکہ فقہاء کے نزدیک کھانے سے مراد کھائی جانے والی شے یا دوا کا منہ کے ذریعے سے جوف معدہ تک پہنچنا ہے جیسا کہ شامی ہے:

ايصال ما يقصد به التغذي أو التداوي إلى جوفه من الفم.

("ردّ المحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، مطلب في جواز الإفطار بالتحري، جـ٦، صـ٣٠٩، تحت: قول الدر: و ما نقله الشرنبلالي)

اسی طرح ہر سمجھدار انسان جانتا ہے کہ انجکشن جماع بھی نہیں ہے، پس ظاہر ہوا کہ انجکشن لگوانا ارکان روزہ کے خلاف نہیں، چنانچہ اس سے روزہ بھی نہیں ٹوٹے گا جیسا کہ سانپ کے کاٹے کا حکم ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ سانپ کے کاٹنے سے روزہ صرف اس صورت میں نہیں جائے گا، جب سانپ خود بخود کاٹے اور اگر سانپ سے قصداً کٹوایا تو روزہ چلا جائے گا، اسی طرح انجکشن کا مسئلہ ہے یعنی اگر کسی نے قصداً انجکشن لگوایا خواہ مجبوراً یا رضامندی سے روزہ ٹوٹ جائے گا مگر ان حضرات کا یہ خیال بلا دلیل ہے؛ کیونکہ سانپ کے کاٹنے پر روزہ کا نہ ٹوٹنا اس کے بالقصد (ارادہ) یا بلاقصد (بلاارادہ) ہونے سے کوئی تعلق نہیں ہے، بالقصد اور بلاقصد کا تعلق تو ان اسباب سے ہے کہ جن کی وجہ سے بلاشبہ روزہ چلا جاتا ہے، جیسا کہ فقیر نے اگربتی، لوبان اور غبار کے معاملے میں بیان کیا ہے اور ان مسائل میں بھی بلاقصد کی رعایت اس لئے ہے کہ ان اشیاء سے بچنا ممکن نہیں ہے، جبکہ سانپ سے حفاظت میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ سانپ اتنی کثرت سے نہیں پایا جاتا کہ جتنی کثرت سے مکھی یا غبار یا دھواں پایا جاتا ہے اور اگر وہ سبب ایسا ہے کہ جس سے روزہ نہیں جاتا تو اس میں قصد اور بلاقصد کا اعتبار نہیں ہے، جیسا کہ کان کے میل اور اس میں پانی داخل کرنے کا مسئلہ ہے یعنی اگر کسی نے کان سے میل نکالا پھر اسے کان میں ڈال دیا یا بالقصد کان میں پانی ڈالا تو روزہ نہیں جائے گا؛ کیونکہ کان میں میل یا پانی کا داخل ہونا روزہ ٹوٹنے کا باعث نہیں ہے جیسا کہ علامہ علاؤالدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(أو دخل الماء في أذنه وإن كان بفعله) على المختار، كما لو حكّ أذنه بعود ثمّ أخرجه وعليه درن ثم أدخله ولو مراراً.

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ٢٦٣)

ترجمہ: "اور مذہب مختار پر روزہ نہ ٹوٹے، اگر کان میں پانی داخل ہو گیا اگرچہ خود اس کے اپنے فعل سے داخل ہوا ہو جیسا کہ اگر کوئی اپنے کان کو لکڑی سے کھرچے پھر اس کو نکالے درآنحالیکہ اس پر میل ہو پھر اس کو دوبارہ داخل کرے اگرچہ کئی مرتبہ ایسا کرے"۔

ثانیاً:

انجکشن اس لئے بھی مفسد صوم نہیں ہے کہ اس کے ذریعے سے جسم میں داخل کی جانے والی دوا جوف تک نہیں جاتی بلکہ وہ رگوں پٹھوں ہی میں رہ جاتی ہے اور یہ فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جو چیز جوف معدہ تک نہ پہنچے وہ مفسد صوم نہیں ہے بلکہ جوف معدہ میں پہنچنے کے باوجود بھی مفسد صوم نہیں جب تک وہ چیز معدے میں قرار نہ پکڑ لے، اس کی چند نظائر درج ذیل ہیں:

(......۱......)

ابھی چند سطور پہلے گذرا کہ پانی اور میل اگر کان کے اندر داخل کیا جائے تو مفسد صوم نہیں؛ کیونکہ یہ اشیاء کان کے ذریعے سے جوف معدہ تک نہیں پہنچ پاتی۔

(......۲......)

اگر خون دانتوں یا زبان سے نکل کر حلق تک چلا آئے لیکن اگر جوف معدہ تک نہ پہنچے تو روزہ فاسد نہ ہوگا جیسا کہ علامہ علاؤالدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(أو خرج الدم من بين أسنانه ودخل حلقه) يعني ولم يصل إلى جوفه.

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ٢٦٤)

ترجمہ: ''اور روزہ نہیں جائے گا اگر خون اس کے دانتوں سے نکل کر حلق میں داخل ہوگیا یعنی جوف تک نہ پہنچا ہو''۔

(......۳......)

اگر کسی نے روزہ دار کے نیزہ گھونپ دیا اور اس کا اگلا سرا جوف معدہ میں داخل ہوگیا مگر روزہ نہ ٹوٹے گا جب تک کہ اس کا دوسرا سرا باہر ہو؛ کیونکہ جب تک ایک سرا باہر رہے گا جوف میں استقرار نہ ہوگا۔

(أو طعن برمح فوصل إلى جوفه) وإن بقي في جوفه.

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ٢٦٥)

ترجمہ: ''اگر نیزہ لگا اور جوف تک پہنچ گیا تو روزہ فاسد نہ ہوگا جب تک اس کا دوسرا سرا باہر ہے اگرچہ جوف میں باقی رہے''۔

(......۴......)

اگر کسی نے اپنی مقعد میں لکڑی یا اس کے مثل کوئی اور چیز داخل کرلی مگر اس کی ایک جانب باہر ہو تو روزہ فاسد نہ ہوگا استقرار فی الجوف کے نہ پائے جانے کی وجہ سے۔

(أو أدخل عوداً) ونحوه (في مقعدته وطرفه خارج).

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ٢٦٦)

ترجمہ: ''اور روزہ فاسد نہ ہوگا اگر کسی نے اپنی مقعد میں لکڑی یا اس کے مثل کوئی

اور چیز داخل کر لی مگر اس کی ایک جانب باہر ہو''۔

(......۵......)

یونہی اگر کسی نے دھاگے وغیرہ کے ساتھ بوٹی باندھ کر نگل لی اور پھر نکال لی مگر بوٹی کا کوئی حصہ اندر نہ رہے تو روزہ نہ جائے گا۔

وكذا لو ابتلع خشبة أو خيطاً ولو فيه لقمة مربوطة إلا أن ينفصل منها شيء، ومفاده أن استقرار الداخل في الجوف شرط للفساد. بدائع

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ٢٦٧)

ترجمہ: ''ایسے ہی اگر کسی نے لکڑی یا دھاگہ نگل لیا اگر چہ دھاگے کے ساتھ بوٹی بندھی ہوئی ہو روزہ نہ ٹوٹے گا سوائے یہ کہ اس بوٹی میں سے جوف میں کچھ باقی رہ جائے، اس کا مفاد یہ ہے کہ اندر داخل ہونے والی شی کا جوف میں استقرار روزے کے فساد کے لئے شرط ہے''۔

(......٦......)

یونہی اگر کوئی اپنی خشک انگلی اپنے اگلے یا پچھلے مقام میں داخل کر لے تو استقرار داخل نہ پائے جانے کی وجہ سے روزہ نہ جائے گا۔

(أو أدخل أصبعه اليابسة فيه) أي دبره أو فرجها.

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ٢٦٧)

ترجمہ: روزہ نہ جائے گا اگر کسی نے اپنی خشک انگلی اس میں داخل کر لی یعنی اگلے یا پچھلے مقام میں۔

چنانچہ انگشن مُفطِرِ صوم (روزے کو توڑنے والا) نہیں ہے۔

ثالثاً:

اور اگر کوئی یہ بات تسلیم نہ کرے اور بلا وجہ ضد کرے کہ انجکشن کے ذریعے داخل کی جانے والی دوا جوف معدہ تک پہنچتی ہے تو فقیر اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کہتا ہے کہ پھر بھی روزہ نہ جائے گا۔ کیونکہ انجکشن کے ذریعے دوا پہلے رگوں یا پٹھوں میں داخل ہوتی ہے پھر گردش کرتی ہوئی معدے کی رگوں تک پہنچتی ہے پھر مساموں کے ذریعے سے معدے میں داخل ہوتی ہے؛ کیونکہ جدید طبی تحقیقات کے مطابق کسی رگ کا منہ معدے میں نہیں کھلتا، چنانچہ ظاہر ہے کہ اگر دوا معدے میں پہنچے گی بھی تو رگوں یا پٹھوں کے مسام ہی کے ذریعے سے پہنچے گی اور یہ فقہ حنفی کا مسلمہ قاعدہ ہے کہ جو چیز جوف میں مساموں کے ذریعے سے داخل ہو وہ روزے کو فاسد نہیں کرتی اور اگر علی سبیل التنزل یہ مان بھی لیا جائے کہ انجکشن کے ذریعے جسم میں داخل کی گئی دوا مساموں کے بجائے براہ راست رگ کے ذریعے سے معدے میں پہنچتی ہے تب بھی روزہ نہ ٹوٹے گا؛ کیونکہ بہر حال یہ دوا جوف معدہ تک منافذ اصلیہ کے ذریعے سے جسم میں داخل نہیں ہوئی بلکہ رگ یا پٹھے کے واسطے سے جسم میں داخل ہوئی ہے، اور روزے کو فاسد وہی شے کرتی ہے جو کہ منافذ اصلیہ میں سے کسی ذریعے سے جوف معدہ تک پہنچے جیسا کہ کتبِ فقہیہ میں اس کی صراحت کی گئی ہے، چنانچہ امام ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

المفطر الداخل من المنافذ كالمدخل والمخرج لا من المسام الذي هو خلل البدن للاتفاق فيمن شرع في الماء يجد برده في بطنه ولا يفطر إنما كره أبو حنيفة ذلك أعني الدخول في الماء والتلفّف بالثوب المبلول

لما فيه من إظهار الضجر في إقامة العباده لا؛ لأنّه قريب من الإفطار.

("فتح القدير"، كتاب الصوم، باب ما يوجب الانقضاء والكفارة، جـ۲، صـ۲۵۷)

ترجمہ: ''روزے کو توڑنے والی وہ چیز ہے جو کہ منافذ جیسے جسم کے اندر داخل ہونے یا خارج ہونے والے راستوں سے داخل ہو نہ کہ خلل بدن مساموں سے داخل ہونے والی چیز سے؛ کیونکہ اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کا روزہ نہیں جاتا جو پانی میں نہائے اور اس کی ٹھنڈک اپنے پیٹ میں محسوس کرے۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پانی میں داخل ہونا اور تر کپڑا اپنے جسم پر لپیٹنا صرف اس لئے مکروہ ہے کہ اس میں عبادت کی ادائیگی میں پریشانی کا اظہار ہے نہ کہ ان کاموں سے روزہ ٹوٹنے کے قریب ہو جاتا ہے''۔

علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

والمفطر إنما هو الداخل من المنافذ.

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ٢٦٢)

ترجمہ: ''روزے کو توڑنے والی وہ چیز ہے جو منافذ کے ذریعے اندر داخل ہو''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گیا کہ ٹیکہ مفسد صوم نہیں ہے۔ وللہ الحمد۔

روزہ دار کو انزال یا احتلام ہوجائے

سوال نمبر 10: آج کل بے پردگی عام ہے چنانچہ اگر جنس مخالف یا ہم جنس پر نظر کرنے کی وجہ سے انزال ہو جائے یا احتلام ہو جائے تو کیا روزہ فاسد ہو جائے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّابِ

صرف نظر کرنے کی وجہ سے انزال ہوجائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا اگرچہ قصداً دیر تک دیکھتا رہا (معاذ اللہ) یونہی احتلام سے بھی روزہ فاسد نہ ہوگا، عالمگیری میں ہے:

وإذا نظر إلى امرأة بشهوة في وجهها وفرجها كرّر النظر أو لا، لايفطر إذا أنزل كذا في "فتح القدير" وكذا لا يفطر بالفكر إذا أمنى.

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لايفسد، جـ١، صـ٢٠٤)

ترجمہ: ''اگر عورت کے چہرے یا شرمگاہ کی طرف شہوت سے ایک بار یا بار بار نظر کی اور انزال ہوگیا تو روزہ نہیں جائے گا اور اسی طرح برے خیالات کی وجہ سے انزال ہوگیا تو روزہ نہ جائے گا''۔

یونہی احتلام کے بارے میں علامہ علاؤالدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أو احتلم أو أنزل بنظر.

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ٢٦٢)

ترجمہ: اگر احتلام ہوگیا یا نظر کرنے کی وجہ سے انزال ہوگیا تو روزہ نہ جائے گا۔

روزے کی حالت میں بوسہ لینا

سوال نمبر **11**: اگر میاں بیوی یا دونوں میں سے کوئی ایک روزے کی حالت میں ہو تو کیا ان کے لئے آپس میں ایک دوسرے کا بوسہ لینا جائز ہے؟

اَلجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

صورت مذکورہ میں اگر انزال یا جماع (صحبت) کا اندیشہ ہے تو دونوں کا آپس میں چومنا اور بدن چھونا اور گلے لگانا مکروہ ہے اور اگر یہ اندیشہ نہ ہو تو جائز ہے اور ہونٹ اور زبان چوسنا مکروہ ہے خواہ انزال یا جماع کا اندیشہ ہو یا نہ ہو، عالمگیری میں ہے:

ولابأس بالقبلة إذا أمن على نفسه من الجماع والإنزال ويكره إن لم يأمن والمس في جميع ذلك كالقبلة في ظاهر الرواية وأما القبلة الفاحشة وهي أن يمص شفتيها فتكره على الإطلاق.

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الثالث فيما يكره الصائم وما لايكره، جـ۱، صـ۲۰۰)

ترجمہ: ''اگر روزہ دار کو جماع اور انزال کا خطرہ نہ ہو تو بوسے میں کوئی حرج نہیں اور اگر خطرہ ہو تو مکروہ ہے اور ظاہر الروایہ کے مطابق بدن کو چھونے میں بوسے ہی کا حکم ہے اور ہونٹ چوسنا مطلقاً مکروہ ہے''۔

خیال رہے کہ ہونٹ چوسنا مکروہ اس وقت ہے جبکہ اس کی وجہ سے کوئی چیز حلق میں نہ جائے اور اگر اس کی وجہ سے سرخی یا فریق مقابل کا لعاب حلق سے اتر گیا تو روزہ چلا جائے گا بلکہ محبوب کے تھوک نگلنے سے تو کفارہ بھی واجب ہو جائے گا جیسا کہ علامہ علاؤالدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ومنه ريق حبيبه، فيكفر.

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ۳۰۷)

ترجمہ: اور اس سے محبوب کا تھوک بھی ہے چنانچہ (اس کے نگلنے پر) کفارہ ادا کرے گا۔

جھوٹ، غیبت اور چغلی

سوال نمبر 12: آج کل دینی ماحول سے دوری کی وجہ سے معاشرے میں جھوٹ، غیبت اور چغلی وغیرہ جیسے گناہ عام ہو چکے ہیں چنانچہ اگر کوئی روزے کی حالت میں ان گناہوں کا

بھولے سے یا جان بوجھ کر ارتکاب کرے تو کیا اس کا روزہ باقی رہے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

بلاشبہ جھوٹ، غیبت اور چغلی حرام ہیں مگر ان کے ارتکاب سے روزہ نہیں جاتا ہے؛ کیونکہ ان سے روزے کے ارکان (یعنی کھانے، پینے اور جماع سے رکنا) فوت نہیں ہوتے مگر اس قسم کی حرکات سے ثواب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

علامہ علاؤالدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أو اغتاب.

ترجمہ: ''اور غیبت کرنے سے روزہ نہیں جاتا''۔

("الدر المختار"، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ٢٧٥)

ان ہیلر (Inhaler) سے سانس لینا

سوال نمبر 13: دمے کے مریض عام طور پر سانس کو بحال رکھنے کے لئے دن بھر میں متعدد بار پمپ (Oxigen Inhaler) کے ذریعے سے آکسیجن لیتے ہیں، کیا روزے میں ان ہیلر (Inhaler) کا استعمال جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

ان ہیلر کے ذریعے سے سانس لینے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؛ کیونکہ یہ بات مشاہدے سے ثابت ہے کہ ان ہیلر میں موجود مادّہ مائع کی صورت (Liquid Form) میں ہوتا ہے۔ چنانچہ اس کا حکم وہی ہے جو قصداً دھواں سونگھنے کا ہے۔

مسوڑوں سے خون نکلنا

سوال نمبر14: اگر کسی شخص کے مسوڑوں سے خون نکلنے کی بیماری کی وجہ سے خون نکل کر حلق سے نیچے اتر گیا تو کیا اس کا روزہ برقرار رہے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

صورت مسؤلہ کی درج ذیل تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ہوسکتی ہے:

(۱) اگر خون مقدار میں اتنا تھا کہ تھوک پر غالب آ گیا یعنی تھوک کا رنگ سرخی مائل ہوگیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

(۲) اور اگر خون اتنی مقدار میں نہ تھا اور حلق میں اس کا ذائقہ بھی محسوس نہ ہوا تو روزہ نہ جائیگا۔

(۳) اور اگر خون مقدار میں تو کم تھا مگر اس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہوا تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

''دانتوں سے خون نکل کر حلق سے نیچے اترا اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ جاتا رہا اور اگر کم تھا اور مزہ بھی محسوس نہ ہوا تو نہیں ٹوٹا''۔

(''بہار شریعت''، روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان، جلد۱، حصہ۵، صفحہ۱۱۶)۔

مشت زنی اور غیر سبیلین میں جماع

سوال نمبر 15: کیا مشت زنی یا غیر سبیلین (اگلی اور پچھلی شرم گاہ کے علاوہ کسی مقام) میں جماع کیا اور انزال ہوگیا تو کیا روزہ فاسد ہوجائے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

اگر مشت زنی یا غیر سبیلین میں جماع کرنے سے انزال ہوگیا تو روزہ چلا جائے گا اور اگر انزال نہ ہوا تو روزہ نہ جائے گا جیسا کہ علامہ علاؤالدین حصکفی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(أو جامع فيما دون الفرج ولم ينزل) يعني في غير السّبيلين كسرّة وفخذ، وكذا الاستمناء بالكفّ وإن كره تحريماً لحديث: ناكح اليد ملعون.

("الدر المختار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم......إلخ، جـ٦، صـ٢٧٠)

ترجمہ: ''اور اگر شرمگاہ (اگلی وپچھلی) کے علاوہ مثلاً ناف یا ران میں جماع کیا مگر انزال نہ ہوا تو روزہ نہیں جائیگا اور یہی حکم مشت زنی کا ہے اگرچہ یہ فعل حدیث شریف (مشت زن لعنتی ہے) کی وجہ سے مکروہ تحریمی ہے''۔

علامہ ابن عابدین شامی رحمہ اللہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

هذا إذا لم ينزل، أما إذا أنزل فعليه القضاء كما سيصرح به.

("ردّ المحتار"،كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم...إلخ، مطلب: في حكم الاستمناء باليد، جـ٦، صـ٢٧١، تحت قول الدر: وكذا بالاستمناء بالكفّ)

ترجمہ: لیکن یہ روزہ نہ ٹوٹنے کا حکم اس وقت ہے جبکہ ان افعال کی وجہ سے انزال نہ ہوا ہو اور اگر انزال ہوگیا تو (روزہ ٹوٹ جائے گا اور اس) کی قضاء کرنی پڑیگی جیسا کہ عنقریب شارح اس کی وضاحت کریں گے۔

غبارہ چڑھا کر جماع کرنا

سوال نمبر 16: اگر کسی نے غبارہ چڑھا کر جماع کیا تو کیا انزال نہ ہونے کی صورت میں روزہ فاسد ہو جائے گا؟ اور اگر روزہ فاسد ہو جائے گا تو اس سے صرف قضاء لازم ہوگی یا کفارہ بھی دینا ہوگا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

غبارہ چڑھا کر اگر قبل یا دبر (اگلی یا پچھلی شرمگاہ) میں جماع کیا خواہ انزال ہو یا نہ ہو روزہ چلا جائے گا اور کفارہ بھی لازم ہو جائے گا؛ کیونکہ غبارہ نہ تو عرفاً مانع جماع ہے اور نہ ہی شرعاً۔ عرفاً مانع جماع نہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ کچھ لوگ حمل سے بچنے کے لئے دوران جماع غبارہ استعمال کرتے ہیں اگر یہ مانع جماع ہوتا تو اسے استعمال نہ کرتے اور شرعاً یوں مانع جماع نہیں ہے کہ یہ بدن کی گرمی کو محسوس ہونے سے نہیں روکتا چنانچہ جب یہ شرعاً بھی مانع جماع نہیں تو خواہ انزال ہو یا نہ ہو محض دخول ہی سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور قضاء و کفارہ بھی لازم ہو جائینگے۔ "عالمگیری" میں ہے:

من جامع عمداً في أحد السبيلين فعليه القضاء والكفارة ولايشترط الإنزال في المحلين.

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لايفسد، النوع الثاني: ما يوجب القضاء والكفارة، جـ۱، صـ۲۰۵)

ترجمہ: "جس نے اگلی یا پچھلی شرم گاہ میں جان بوجھ کر جماع کیا تو اس پر روزے کی قضاء اور کفارہ ہے، ان دونوں شرم گاہوں میں انزال کی شرط نہیں ہے"۔

حقہ وسگار پینا

سوال نمبر 17: حقہ، سگار یا سگریٹ پینے سے روزے پر کیا اثر پڑے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَھَّابِ

حقہ، سگار اور سگریٹ تینوں ہی ناقض صوم ہیں، چنانچہ ان کے پینے سے روزہ چلا جائے گا جیسا کہ علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ویمنع من بیع الدخان وشربہ
وشاربہ في الصوم لاشك یفطر

ترجمہ: ''روزہ دار کو دھواں (سگریٹ، سگار، حقہ وغیرہ) بیچنے اور پینے سے منع کیا جائیگا اور بلاشبہ ان اشیاء کو پینے والے کا روزہ ٹوٹ جائیگا''۔

(''ردّ المحتار''، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لایفسدہ، مطلب: یکرہ السھر إذا خاف فوت الصبح، جـ٦، صـ٢٦١، تحت قول الدر: انہ لو أدخل الدخان)

بلکہ اگر اسے نفع بخش یا پیٹ کی شہوت کو دور کرنے والا سمجھ کر پیا تو کفارہ بھی لازم ہو جائیگا جیسا کہ علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ نقل فرماتے ہیں:

ویلزمہ التکفیر لو ظنّ نافعاً
کذا دافعاً شھوات بطن فقرّروا

(''ردّ المحتار''، کتاب الصوم، باب ما یفسد الصوم وما لایفسدہ، مطلب: یکرہ السھر إذا خاف فوت الصبح، جـ٦، صـ٢٦١، تحت قول الدر: انہ لو أدخل الدخان)

ترجمہ: ''اور اس پر کفارہ لازم ہو جائے گا اگر اسے نفع بخش سمجھ کر پیا اور اسی طرح پیٹ کی خواہش کو دور کرنے والا سمجھ کر پیا۔ اور علماء نے اسے برقرار رکھا ہے''۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"حقہ سگار، سگریٹ، چرٹ وغیرہ پینے سے روزہ جاتا رہتا ہے اگرچہ اپنے خیال میں حلق تک دھواں نہ پہنچتا ہو"۔

("بہارِ شریعت"، روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان، جلد۱، حصہ۵، صفحہ۱۱۵،۱۱۶)

پان یا تمباکو کھانا

سوال نمبر 18: کیا پان یا تمباکو سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

بلاشبہ پان اور تمباکو کا کھانا بھی ناقضِ صوم ہے بلکہ اگر صرف منہ میں رکھے اور اپنے زعم میں اس کا پیک حلق میں نہ لے جائے تو بھی روزہ ٹوٹ جائے گا جیسا کہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے جب ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو سحری کے وقت منہ میں پان دبا کر سو گیا تو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اگر پان کھالیا تھا منہ میں صرف چند دانے چھالیا کے دانتوں میں لگے رہ گئے تو روزہ صحیح ہو جائیگا اور اگر صبح کے بعد بھی ایسا اُگال کثیر منہ میں تھا جس کا جرم خواہ عرق لعاب کے ساتھ حلق میں جانا مظنون ہے تو روزہ نہ ہوگا"۔

("الفتاوی الرضویۃ"، مفسداتِ صوم، جلد۱۰، صفحہ۴۸۵)

اسی طرح جب آپ رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایسے لوگوں کے بارے میں دریافت کیا گیا جو پان یا تمباکو یا نسوار کے عادی ہوں اور روزے کی حالت میں ان میں سے کوئی چیز منہ میں رکھ لیں اور اس کا پیک حلق میں نہ جانے دیں تو آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"پان جب منہ میں رکھا جائیگا اس کا عرق ضرور حلق میں جائے گا اور تمباکو جیسی کھائی جاتی ہے وہ اگر منہ میں ڈالی جائے گی تو یقیناً اس کا جرم لعاب (تھوک) کے ساتھ حلق میں جائے گا اور نسوار (سونگھی جانے والی تمباکو) تو بہت باریک چیز ہے جب اوپر کو سونگھی جائے گی ضرور دماغ کو پہنچے گی اور ان طلب والوں (ان اشیاء کے عادی حضرات) کے مقاصد بھی یونہی بر آئیں گے اور فقہیات میں ایسا مظنون (جس کے بارے میں گمان ہو) اس کی مثل متیقن (یقینی) ہے۔ یہ سب شیطانی وسوسے ہیں ان چیزوں کے استعمال سے جو روزہ جائے فقط قضا نہیں بلکہ کفارہ ضرور ہوگا کہ ان میں صلاح بدن اور قضاء شہوت ہے اور اگر بالفرض ان میں احتیاط یقینی کی صورت متصور بھی ہوتی جب بھی ممانعت میں شک نہ تھا جیسا مباشرت فاحشہ کہ بے انزال ناقض نہیں (یعنی اگر انزال نہ ہو) مگر ممنوع ضرور ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

من وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعي يرعى حول الحمى يوشك أن يقع فيه.

("الفتاوى الرضوية"، مفسدات صوم، جلد ۱۰، صفحہ ۴۸۶)

ترجمہ: جو شبہات میں واقع ہوا وہ حرام میں داخل ہو جائے گا جیسا کہ کسی کھیت کے قریب بکریاں چرانے والے کے بارے میں خدشہ ہے کہ وہ اس کھیت میں چلا جائیگا۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،

پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی روزہ جاتا رہے گا، اگرچہ پیک تھوک دی

ہو کہ اس کے باریک اجزاء ضرور حلق میں پہنچتے ہیں۔

(''بہارِ شریعت''، روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان، جلد۱، حصہ۵، صفحہ۱۱۶)

حقنہ (Enema) لینا

سوال نمبر 19: بعض اوقات سخت قبض کی وجہ سے، مریض کو حقنہ دیا جاتا ہے، اگر روزہ دار حقنہ لے تو کیا اس کا روزہ برقرار رہے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

حقنہ لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ كذا في ''الدر'' و''العالمكيرية''.

آنکھ اور کان میں دوا ڈالنے کا حکم

سوال نمبر 20: کیا آنکھ اور کان میں تیل یا دوا ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

کتبِ فقہیہ سے تو یہی ظاہر ہے کہ آنکھ میں تیل یا دوا ڈالنے سے روزہ نہ جائے گا البتہ کان میں یہ چیزیں ڈالی جائیں تو روزہ چلا جائے گا، اس حکم کا سبب یہ تھا کہ قدیم زمانہ میں فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کے ادوار کی طبی تحقیق کے مطابق آنکھ میں کوئی منفذ (آر پار جانے کا راستہ) نہ تھا چنانچہ جب آنکھ کے ذریعے سے کوئی چیز ڈالی جائے گی تو وہ جوفِ معدہ تک نہ پہنچ سکے گی؛ کیونکہ اس کے لئے کوئی گذرگاہ نہیں ہے البتہ آنکھ میں ڈالی جانے والی بعض اشیاء مثلاً سرمے یا کسی چیز کا حلق میں پہنچ جانا بذریعہ مسام شمار کیا جاتا تھا جیسا کہ علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ بحوالہ ''النهر الفائق'' فرماتے ہیں:

لأن الموجود في حلقه أثر داخل من المسام الذي هو خلل البدن.

(''ردّ المحتار''، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم...إلخ، مطلب: يكره السهر إذا خاف......إلخ، جـ٦، صـ٢٦٢، تحت قول الدر: وإن وجد طعمه......إلخ)

ترجمہ:''کیونکہ آنکھ کے ذریعے جو چیز اس کے حلق میں پہنچی ہے وہ تو اس چیز کے صرف اثرات ہیں جو مسام کے ذریعے سے داخل ہوئے ہیں''۔

جبکہ قدیم زمانہ کی تحقیق کے مطابق کان میں منفذ ہے چنانچہ اگر کان میں تیل یا دوا ڈالی جائے تو وہ اس منفذ سے گذر کر جوف معدہ تک پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ اس تحقیق کی بناء پر فقہاء کرام نے کان سے تیل یا بہنے والی دوا ڈالنے کو مفسد صوم قرار دیا البتہ پانی کا ضرورت کی وجہ سے استثناء فرمادیا جیسا کہ علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

والحاصل الاتّفاق على الفطر بصبّ الدّهن وعلى عدمه بدخول الماء.

("ردّ المحتار"، كتاب الصوم، باب ما يفسد الصوم...إلخ، مطلب: يكره السهر إذا خاف......إلخ، جـ٦، صـ٢٦٤، تحت قول الدر: وإن كان بفعله)

ترجمہ:''اور حاصل بحث یہ ہے کہ تیل (وغیرہ) ڈالنے سے روزہ چلا جائے گا اور پانی سے نہیں''۔

مگر فی زمانہ تشریح الابدان (Anatomy) کی قدیم اور جدید تحقیقات میں بہت فرق ظاہر ہو چکا ہے بلکہ کان اور آنکھ میں منفذ ہونے یا نہ ہونے کے سلسلے میں قدیم وجدید تحقیق میں یکسر اختلاف ہے، جدید تحقیقات کے مطابق آنکھ کے کنارے سے ایک نالی ناک میں کھلتی ہے اس نالی کا نام لیکری مل ڈکٹ (Lacrimal Duct) ہے چنانچہ آنکھ میں ڈالی جانے والی اشیاء اس نالی کے ذریعے ناک میں پہنچتی ہیں پھر ناک میں پہنچ کر نیزو پھیرنکس (Naso Pharynx) نامی ایک نالی کے

ذریعے سے حلق کی ایک نالی پھیرنکس (Pharynx) میں داخل ہو جاتی ہیں، یونہی جدید تحقیقات کے مطابق کان سے کوئی راستہ براہ راست جوف میں نہیں جاتا بلکہ کان کی نالی جو کہ کان کے بیرونی حصے سے شروع ہو کر اندر حلق تک جاتی ہے اس کے درمیان ایک پردہ ہوتا ہے جسے ٹیمپنِک ممبرین (TympnicMembrane) کہتے ہیں، یہ پردہ کان میں داخل ہونے والی اشیاء کو حلق میں جانے سے روکتا ہے، چنانچہ اگر کان کا پردہ سلامت ہو تو کان میں ڈالی جانے والی کوئی چیز حلق تک نہیں جاسکتی ہے، قوانین شرعیہ کے مطابق ان باتوں میں طبی تحقیقات کا ہی اعتبار ہے، جب طبی تحقیق میں تبدیلی ہوگی تو حکم بھی بدل جائے گا جیسا کہ مثانے سے جوف تک منفذ ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں امام اعظم اور امام ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے اختلاف کے بارے میں علماء نے طبی تحقیق ہی پر مدار کار رکھا، امام حسن بن عمار شرنبلالی اور علامہ شامی رحمہما اللہ تعالیٰ نے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے مؤقف کی تائید میں طبی تحقیق ہی کو دلیل بنایا، واللفظ للشرنبلالي:

والأظهر أنه لامنفذ له وإنما يجتمع البول في المثانة بالترشّح كذا تقوله الأطباء.

("مراقی الفلاح"، کتاب الصوم، باب فی بیان ما لایفسد الصوم، صـ۲۳۹)

ترجمہ: ''اور ظاہر تر بات یہی ہے کہ مثانہ سے جوف تک کوئی منفذ نہیں ہے اور مثانے میں پیشاب رس رس کر پہنچتا ہے جیسا کہ اطباء (Doctors) کہتے ہیں''۔

اسی بات کی توثیق کرتے ہوئے علامہ سید احمد طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ كذا تقوله الأطِباء کی شرح میں فرماتے ہیں:

(قوله: كذا تقوله الأطباء) إنما أسنده إليهم؛ لأنّ هذا المقام يرجع إليهم لكونه من علم التشريح.

("حاشية الطحطاوي" على "مراقي الفلاح"، كتاب الصوم، باب في بيان ما لايفسد الصوم، صـ٦٦١)

ترجمہ:"(ان کا فرمانا جیسا کہ اطباء کہتے ہیں) شارح نے اس بات کو اطباء (Doctors) کی طرف پھیر دیا؛ کیونکہ اس مقام کی تحقیق اطباء ہی کی طرف لوٹتی ہے؛ کیونکہ اس بات کا تعلق علم تشریح الابدان (Anatomy) سے ہے"۔

صاحب ہدایہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا امام اعظم اور ابو یوسف رحمہما اللہ تعالیٰ کے اختلاف کے بارے میں واضح لفظوں میں فرمایا کہ اس کا تعلق علم فقہ سے نہیں ہے۔

آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

وهذا ليس من باب الفقه.

("الهداية"، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، جـ١، صـ١٥١)

ترجمہ:"اور یہ اس مسئلے کا علم فقہ سے تعلق نہیں ہے"۔

صاحب ہدایہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ اس مسئلے کا تعلق علم تشریح الابدان سے ہے یعنی اگر علم تشریح الابدان سے ثابت ہو جائے کہ مثانہ اور جوف معدہ کے مابین منفذ ہے تو عضو کے سوراخ سے پانی یا تیل وغیرہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر منفذ نہ ہو تو روزہ نہیں ٹوٹے گا، امام ابن ہمام رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسی طرف اشارہ فرمایا کہ درحقیقت دونوں بزرگوں میں کوئی حقیقی اختلاف نہیں ہے۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

أنه لا خلاف لو اتفقوا على تشريح هذا العضو.

("فتح القدير"، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، جـ٢، صـ٢٦٧)

ترجمہ: ''اگر اس عضو کی تشریح پر متفق ہو جائیں تو دونوں بزرگوں میں کوئی اختلاف نہیں ہے''۔

علامہ جلال الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ ہدایہ کی اسی عبارت کی شرح میں فرماتے ہیں:

أي فقه الشريعة بل يرجع إلى معرفة فقه الطب.

("الكفاية" على هامش "فتح القدير"، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، جـ٢، صـ٢٦٧)

ترجمہ: یعنی اس تحقیق کا علم فقہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ علم طب سے تعلق ہے۔

مذکورہ بالا عبارات سے ظاہر ہوا کہ اس قسم کے معاملات میں علم طب کا اعتبار کیا جائیگا، جو بھی موجودہ طبی تحقیق ہوگی اسی کے مطابق فتویٰ دیا جائے گا اور اگر طبی تحقیق میں تبدیلی آجائے تو فتویٰ بھی تبدیل ہو جائے گا جیسا کہ صاحب ''فتح القدیر'' نے انتہائی واضح لفظوں میں فرمایا، چنانچہ جب جدید تحقیق سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ آنکھ میں ڈالی جانے والی اشیاء حلق کے راستے جوف معدہ میں پہنچ جاتی ہیں تو آنکھ میں دوا وغیرہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، البتہ پانی اور سرمہ اس سے مستثنیٰ ہیں؛ کیونکہ پانی سے بچنے میں حرج ہے اور روزے کی حالت میں سرمہ ڈالنے کا ثبوت حدیث سے ثابت ہے، چنانچہ سرمے کے بارے میں نص وارد ہونے کی وجہ سے خلاف قیاس آنکھوں میں سرمہ ڈالنا جائز رہے گا، اسی طرح کان کا حکم بھی تبدیل ہو جائے گا یعنی گر کان کا پردہ سلامت ہے تو کان میں دوا وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، اگر

کوئی اس جدید طبی تحقیق کو تسلیم نہ کرے اور یہ کہہ کر انکار کرے کہ آپ نے یہ تحقیقات جدید تشریح الابدان (Anatomy) کی کتب سے لی ہیں اور عموماً یہ کتب کافروں کی لکھی ہوئی ہیں چنانچہ ان کا اعتبار نہیں ہے؛ کیونکہ شرعی معاملات میں کافر کی خبر معتبر نہیں ہے، فقیر اس سلسلے میں عرض کرے گا کہ کافر کی خبر مطلقاً غیر مقبول نہیں ہے بلکہ خبر کو دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے، ایک تو وہ خبریں کہ جن کا تعلق دیانات (یعنی حلال، حرام، پاکی اور ناپاکی) سے ہے اور دوسری وہ خبریں کہ جن کا تعلق معاملات سے ہو اور اہل علم پر یہ بات واضح ہے کہ اس باب میں حلال وحرام اور پاکی وناپاکی کی اخبار کے علاوہ تمام خبریں معاملات میں شمار کی جاتی ہیں اور معاملات میں کافر کی خبر معتبر ہے بلکہ اگر کافر کی خبر سے معاملات کے ضمن میں دیانت کی خبر بھی ثابت ہو تو ضرورۃً مقبول ہے جیسا کہ عالمگیری میں ہے:

ولايقبل قول الكافر بالديانات إلا إذا كان قبول قول الكافر في المعاملات يتضمن قبوله في الديانات فحينئذ تدخل الديانات في ضمن المعاملات فيقبل قوله فيها ضرورة.

("الفتاوى الهندية"، كتاب الكراهية، الباب الأول في العمل بخبر الواحد، جـ٥، صـ٣٠٨)

ترجمہ: اور کافر کا قول دیانات میں مقبول نہیں ہے سوائے یہ کہ کافر کے قول کا اعتبار معاملات کے ضمن میں ہو، پس ایسی صورت میں دیانات کی خبر معاملات کے ضمن میں داخل ہو جائے گی چنانچہ ضرورتاً اس کی خبر قبول کر لی جائے گی۔

چنانچہ اگر جدید طبی تحقیقات کافروں کی کتابوں سے بھی لی جائیں اور ان کا تعلق دیانات سے نہ ہو تو قبول کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور فقیر نے جو جدید تحقیقات

جدید تشریح الابدان (Anatomy) کی کتب سے لی ہیں ان کا بلاشبہ دیانات سے کوئی تعلق نہیں ہے؛ کیونکہ فقیر نے تو ان کتب سے صرف یہ بیان کیا ہے کہ کان سے کوئی راستہ حلق تک نہیں جاتا بلکہ آنکھ سے ایک راستہ حلق تک جاتا ہے اور اہل فہم پر روشن ہے کہ یہ دونوں باتیں دیانت کے قبیل سے نہیں ہیں، چنانچہ اس قسم کے اعتراضات کی شریعت میں کوئی وقعت نہیں ہے۔

اگلے یا پچھلے مقام سے دوا وغیرہ ڈالنا

سوال نمبر 21: اگر مرد یا عورت کے اگلے یا پچھلے مقام سے کوئی چیز مثلاً دوا وغیرہ داخل کی جائے تو کیا روزہ برقرار رہے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّابِ

اگر مرد یا عورت کے پچھلے مقام سے کوئی دوا وغیرہ ڈالی جائے تو روزہ چلا جائے گا، البتہ اگر مرد نے اپنے پیشاب کے مقام سے کوئی دوا یا تیل یا پانی ڈالا تو روزہ نہیں جائے گا جبکہ قدیم تحقیق کے مطابق عورت نے ان میں سے کوئی چیز ڈالی تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔ ''عالمگیری'' میں ہے:

وإذا أقطر في إحليله لايفسد صومه عند أبي حنيفة ومحمّد رحمهما الله تعالى كذا في "المحيط" سواء أقطر فيه الماء أو الدهن.

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لايفسد، جـ١، صـ٢٠٤)

ترجمہ: اگر کسی مرد نے اپنے عضو کے سوراخ میں کسی چیز کو ٹپکایا تو امام اعظم ابوحنیفہ اور محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک روزہ فاسد نہ ہوگا خواہ پانی ٹپکایا ہو یا تیل۔

اور اسی میں ہے:

في إقبال النساء يفسد بلاخلاف.

("الفتاوى الهندية"، كتاب الصوم، الباب الرابع فيما يفسد وما لايفسد، جـ١، صـ٢٠٤)

ترجمہ: اور اگر عورتوں کے اگلے مقام میں کوئی چیز ٹپکائی جائے تو روزہ فاسد ہو جائیگا۔

عورت سے متعلق مذکورہ بالا قول کی وجہ یہ تھی کہ قدیم تشریح الابدان (Anatomy) کے مطابق عورت کی اگلی شرم گاہ سے جوف معدہ تک منفذ ہے، لیکن جدید تحقیقات کے مطابق عورت کی اگلی شرم گاہ سے جوف معدہ تک کوئی منفذ نہیں ہے؛ لہذا اس مقام سے کوئی چیز ڈالی جائے تو وہ جوف معدہ تک نہیں پہنچتی چنانچہ اس تحقیق کے مطابق عورت کی اگلی شرمگاہ میں دوا وغیرہ ڈالنے سے روزہ نہیں جائے گا، یہی وجہ ہے کہ جن فقہاء کے نزدیک عورت کی اگلی شرمگاہ اور جوف معدہ تک کوئی منفذ نہیں اُنہوں نے یہی فتویٰ دیا کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، صاحب "فتح القدیر" رحمہ اللہ تعالیٰ نے فقہاء کے اس اختلاف کو نہایت اختصار کے ساتھ درج ذیل الفاظ میں رقم فرمایا:

والإقطار في أقبال النساء قالوا أيضا: هو على هذا الخلاف.

("فتح القدير"، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، جـ٢، صـ٢٦٧)

ترجمہ: علماء فرماتے ہیں عورتوں کی اگلی شرمگاہ میں دوا وغیرہ ٹپکانے میں بھی یہی اختلاف (یعنی جو مرد کی اگلی شرمگاہ کے بارے میں اختلاف) ہے۔

امام اکمل الدین بابرتی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس اختلاف کو درج الفاظ میں ذکر فرمایا:

وتكلّموا في الإقطار في أقبال النساء فقيل: هو على هذا الاختلاف.

("العناية" على هامش "فتح القدير"، كتاب الصوم، باب ما يوجب القضاء والكفارة، جـ۲، صـ ۲٦۷)

جنابت کی حالت میں صبح کرنا

سوال نمبر 22: اگر کوئی جنابت کی حالت میں روزہ رکھے تو کیا اس کا روزہ ہو جائے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّابِ

شخص مذکور کا روزہ ہو جائے گا مگر غسل کرنے میں بلاوجہ اتنی تاخیر نہیں کرنی چاہیے، امام اہل سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

''روزہ ہو جائیگا اگر چہ شام تک نہ نہائے''۔

(''الفتاوی الرضویۃ''، کتاب الصوم، مکروہات صوم، جلد۱۰، صفحہ۵۵۴)

پھر اسی صفحہ پر مزید فرماتے ہیں:

اس سے روزے میں کوئی نقص اور خلل نہ ہوگا، طہارت باجماع ائمہ اربعہ شرط صوم (روزے کی شرط) نہیں۔

(''الفتاوی الرضویۃ''، کتاب الصوم، مکروہات صوم، جلد۱۰، صفحہ۵۵۴)

پھر اسی مسئلے کو حدیث شریف سے مدلل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازہ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی اور میں سن رہی تھی کہ یارسول اللہ! میں صبح کو جب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں خود ایسا کرتا ہوں اس نے عرض کی: حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ عزوجل نے ہمیشہ کے لئے پوری معافی عطا فرمادی ہے، اس پر حضور اکرم صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: بے شک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم میں سب سے زیادہ اللہ عزوجل کا خوف ہے اور مَیں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیے، اس حدیث صحیح نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزے میں کوئی نقص نہیں آتا ورنہ وہ صاحب سائل تھے محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا۔

(''الفتاوی الرضویۃ''، کتاب الصوم، مکروہات صوم، جلد ۱۰، صفحہ ۵۵۴)

اگلی یا پچھلی شرم گاہ باھر نکل آئے

سوال نمبر 23: بعض اوقات بیماری کی وجہ سے رفع حاجت کے دوران پاخانہ کا مقام یا خواتین میں رحم باہر آجاتا ہے، چنانچہ اگر ایسے لوگ روزہ سے ہوں تو ان کے لئے کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَھَّاب

اگر پاخانے کا مقام یا رحم (بچہ دانی) باہر نکل آئے تو اسے خوب پونچھ لے پھر اُٹھے اور اگر پونچھے بغیر کھڑا ہوگیا یا ہوگئی تو روزہ چلا جائیگا، صدرالشریعہ بدرالطریقہ مولانا امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ بحوالہ ''عالمگیری'' فرماتے ہیں:

پاخانے کا مقام باہر نکل پڑا تو حکم ہے کپڑے سے خوب پونچھ کر اٹھے کہ تری بالکل باقی نہ رہے اور اگر کچھ پانی اس پر باقی تھا اور کھڑا ہوگیا کہ پانی اندر چلا گیا تو روزہ فاسد ہوگیا اسی وجہ سے فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ روزہ دار استنجاء کرنے میں سانس نہ لے۔

(''بہار شریعت''، روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان، جلد ۱، حصہ ۵، صفحہ ۱۱۷)

رخصت روزہ اور آسان سفر

سوال نمبر 24: دورِ حاضر میں بعض صورتوں میں سفر بہت پُر سہولت ہو گیا ہے بطورِ خاص ایر کنڈیشنڈ بس یا ٹرین کی ایر کنڈیشنڈ بوگی یا جہاز میں تو کوئی زیادہ مشقت پیش نہیں آتی، کیا ان صورتوں میں بھی روزہ چھوڑنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

بلاشبہ فی زمانہ بعض صورتوں میں سفر بہت پُر سکون ہو گیا ہے مگر اس سکون و آسانی کے باوجود بھی مسافر پر لازم نہیں ہے کہ اس سفر میں روزہ رکھے؛ کیونکہ سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت نصِ قطعی سے ثابت ہے، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ [البقرة:۱۸٤]

ترجمہ: تو تم میں جو کوئی بیمار یا سفر میں ہو تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ابوداؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ میں انس بن مالک کعبی رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسافر سے آدھی نماز معاف فرما دی یعنی چار رکعت والی دو پڑھے گا اور مسافر اور دودھ پلانے والی اور حاملہ سے روزہ معاف فرما دیا کہ ان کو اجازت ہے کہ اس وقت نہ رکھیں بعد میں وہ مقدار پوری کر لیں، سفر اور حمل اور بچہ کو دودھ پلانا اور مرض اور بڑھاپا اور خوف ہلاک اور اکراہ ونقصان عقل اور جہاد یہ سب روزہ نہ رکھنے کے لئے عذر ہیں، ان وجوہ سے اگر کوئی روزہ نہ رکھے تو گناہگار نہیں، سفر سے مراد سفر شرعی ہے یعنی اتنی دور جانے کے ارادے سے کہ یہاں سے وہاں تک تین دن کی مسافت ہو اگرچہ وہ سفر کسی ناجائز کام کے لئے

ہو۔

(''بہارِ شریعت''، بیان اُن وجوہ کا جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، جلد ۱، حصہ ۵، صفحہ ۱۳۰)

بہرحال اگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔

مرض بڑھ جائے گا یا دیر سے صحیح ہوگا

سوال نمبر 25: بعض بیماریوں میں بھوک، پیاس تو نقصان دہ نہیں ہوتی لیکن اگر دوا نہ کھائی جائے تو سخت تکلیف کا اندیشہ ہوتا ہے یا مرض دیر سے صحیح ہوگا تو کیا ایسی صورت میں روزہ چھوڑنا جائز ہے؟

اَلجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

صورت مذکورہ میں اگر مریض کو گمان غالب ہو یا تجربہ سے یہ بات معلوم ہو چکی ہو یا غیر فاسق ماہر ڈاکٹر نے بتایا ہو روزہ رکھنا مریض کے لئے سخت ضرر کا باعث ہے یا مرض دیر سے صحیح ہوگا تو اسے اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے اور بعد میں قضاء کر لے۔

''مختصر القدوری'' میں ہے:

ومن كان مريضاً في شهر رمضان فخاف إن صام ازداد مرضه أفطر وقضى.

("مختصر القدوري"، كتاب الصوم، صـ ٦٢)

ترجمہ: ''جو ماہ رمضان میں بیمار ہو اور اسے خوف ہو کہ اگر روزہ رکھے گا تو مرض بڑھ جائے گا تو وہ روزہ نہ رکھے بعد میں قضاء کر لے''۔

"جوهرة نيرة" میں ہے: كذا إذا كان إذا صام يتأخر عنه البرء يجوز له أن يفطر.

("الجوهرة النيرة"، الجزء الأول، صـ ١٨٣)

ترجمہ: اسی طرح اگر وہ روزہ رکھے گا تو مرض دیر سے درست ہوگا تو اس کے لئے روزہ چھوڑنا جائز ہے۔

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مولانا امجد علی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں:

مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا گمان غالب ہو یا خادم یا خادمہ کو ناقابل برداشت ضعف کا غالب گمان ہو تو ان سب کو اجازت ہے کہ اس دن روزہ نہ رکھیں۔

(''بہار شریعت''، بیان اُن وجوہ کا جن سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے، جلد ا، حصہ ۵، صفحہ ۱۳۱)

دوا کے ذریعے سے حیض و نفاس بند کر لینا

سوال نمبر 26: اگر کوئی عورت دوا کھا کر حیض ونفاس بند کر لے تو کیا اس کے لئے روزہ رکھنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَھَّاب

اگر دوا کھانے سے یا کسی اور وجہ سے حیض یا نفاس بند ہو جائیں تو روزہ رکھنا نہ صرف جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجب ہے مثلاً حیض یا نفاس والی عورت نے حیض ونفاس روکنے کے لئے دوا کھائی اور وہ طلوع فجر سے پہلے رک گیا نیز اس میں روزہ رکھنے کی طاقت بھی ہے تو اس پر اس دن کا روزہ رکھنا واجب ہے، روزہ نہ رکھنے کی صورت میں گناہگار ہوگی۔

نوٹ:

خیال رہے کہ اس طرح حیض ونفاس کو روکنا طبی نقطہ نظر سے سخت نقصان دہ ہے۔

روزے میں غسل کے دو فرض معاف نہیں

سوال نمبر 27: اگر روزہ دار کو غسل جنابت کی حاجت ہو تو کیا اسے دو فرائض یعنی غرغرہ اور ناک میں پانی چڑھانا معاف ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

روزے کی حالت میں غسل کا کوئی فرض معاف نہیں، البتہ معلوم ہو کہ غرغرہ غسل کے فرائض میں سے نہیں بلکہ کلی فرض ہے، اسی طرح ناک میں پانی چڑھانے سے مراد دماغ تک پانی لے جانا مراد نہیں ہے بلکہ اتنا پانی چڑھانا کافی ہے جو ناک کے نرم بانسے کو تر کر دے، چنانچہ یہ جو لوگوں میں مشہور ہے کہ "روزے کی حالت میں غسل کے دو فرائض معاف ہیں" بالکل غلط ہے اس کی کوئی اصل نہیں، اگر کسی نے روزے کی حالت میں غسل جنابت کیا اور مذکورہ دونوں فرائض میں سے کسی فرض کو ترک کر دیا یعنی کلی نہ کی یا پھر ناک میں نرم بانسے تک پانی نہ چڑھایا اور دن بھر ایسے ہی رہا حتی کہ وضوء میں بھی کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے سے گریز کرتا رہا تو اس کا پورا دن جنابت کی حالت میں گذرا جتنی نمازیں اس حالت میں پڑھیں ادا نہ ہوئیں بلکہ ان کی قضاء اس کے ذمہ پر ہے۔

ٹھنڈک کے لئے کپڑا لپیٹنا اور نہانا

سوال نمبر 28: کیا روزہ دار کو ٹھنڈک لینے کے لئے بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا یا نہانا مکروہ ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

روزہ دار کو ٹھنڈک کے حصول کے لئے بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا یا نہانا جائز ہے اور

اگراس سے پریشانی کا اظہار مقصود ہوتو مکروہ ہے،صدرالشریعہ بدرالطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ٹھنڈ پہنچانے کی غرض سے کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا یا ٹھنڈ کے لئے نہانا بلکہ بدن پر بھیگا کپڑا لپیٹنا مکروہ نہیں،ہاں اگر پریشانی ظاہر کرنے کے لئے بھیگا کپڑا لپیٹا تو مکروہ ہے کہ عبادت میں دل تنگ ہونا اچھی بات نہیں۔''

(''بہارشریعت''،روزہ کے مکروھات کا بیان،جلد۱،حصہ۵،صفحہ۱۲۶)

ماہ رمضان میں اعلانیہ کھانا پینا

سوال نمبر 29:بعض حضرات ماہ رمضان المبارک میں بلا عذر سرعام کھاتے پیتے ہیں، کیا ایسا کرنا درست ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَھَّاب

ایسا کرنا سراسر ناجائز وحرام ہے بلکہ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ حاکم اسلام کو چاہیے کہ ایسے شخص کوتعزیراً قتل کردے،خیال رہے کہ یہ حکم حاکم اسلام کو ہے عام لوگ خود یہ سزا نہیں دے سکتے۔

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مولانا امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

رمضان میں بلا عذر جو شخص اعلانیہ قصداً کھائے تو حکم ہے کہ اسے قتل کیا جائے۔

(''بہارشریعت''،روزہ توڑنے والی چیزوں کا بیان،جلد۱،حصہ۵،صفحہ۱۱۸)

اذان کی آواز پر روزہ بند کرنا

سوال نمبر 30 کیا فجر کی اذان کی آواز پر روزہ بند کرنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَھَّاب

اذان فجر کا روزے کے بند کرنے سے کوئی تعلق نہیں ہے؛ کیونکہ اذان فجر کا وقت تو سحری کا وقت ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے؛لہذا جب سنت کے مطابق اذان دی جاتی ہے تو اس سے پہلے سحری کا وقت ختم ہو چکا ہوتا ہے، چنانچہ اگر کسی نے اذان کے شروع ہونے پر روزہ بند کیا تو اس کا روزہ ہی نہ ہوا، اس پر اس دن کے روزے کی قضاء کرنی ہوگی۔

سائرن کی آواز پر روزہ کھولنا اور بند کرنا

سوال نمبر 31: کیا سائرن کی آواز پر روزہ کھولنا جائز ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

اگر سائرن اہل سنت کی جانب سے جاری کردہ نقشہ اوقات کے مطابق ٹھیک وقت پر بجایا جاتا ہے تو اس کی آواز پر روزہ کھولنے اور بند کرنے میں حرج نہیں ہے، مگر اس معاملے میں اطمینان کر لیا جائے کہ سائرن اہل سنّت کے جاری کردہ نقشہ اوقات کے مطابق ہی بجایا جاتا ہے، صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

آج کل اسلامی مقامات میں افطار کے وقت توپ چلنے کا رواج ہے اس پر افطار کر سکتا ہے، اگرچہ توپ چلانے والا فاسق ہو جبکہ کسی عالم محقق توقیت دان محتاط فی الدین کے حکم پر چلتی ہو، آج کل کے عام علماء بھی اس فن سے ناواقف محض ہیں اور جنتریاں کہ شائع ہوتی ہیں اکثر غلط ہوتی ہیں ان پر عمل جائز نہیں یونہی سحری کے وقت اکثر جگہ نقارہ بجتا ہے ان ہی شرائط کے ساتھ اس کا بھی اعتبار ہے اگرچہ بجانے والا کیسا ہی ہو۔

("بہارِ شریعت"، روزہ کے مکروہات کا بیان، جلد ا، حصہ ۵، صفحہ ۱۲۷)

جہاں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہو

سوال نمبر 32: دنیا میں بعض مقامات پر نظام شمسی کے مطابق چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے تو کیا ان لوگوں پر روزہ فرض ہے اور اگر فرض ہے تو کس طرح روزہ رکھیں گے؟

اَلجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

ان علاقوں میں رہنے والے عاقل، بالغ مسلمان اگر رمضان کا مہینہ پالیں تو ان پر روزہ فرض ہوگا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرة:١٨٥]

ترجمہ: تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

اس آیت مبارکہ کے مطابق ہر اس مسلمان پر روزہ فرض ہے جو اس ماہ کو پالے اور اس ماہ کو پانے سے مراد اس مہینے میں مکلّف شرعی ہونا ہے چنانچہ ان علاقوں میں رہنے والے تمام عاقل بالغ مسلمان جو رمضان کا مہینہ پائیں، ان پر روزہ فرض ہے، مگر چونکہ ان کے علاقوں میں سحری وافطاری کا وقت نہیں آتا چنانچہ وہ لوگ اپنے قریب کے شہروں کے مطابق روزہ رکھیں گے اور اسی کے مطابق افطار کریں گے جیسا کہ علامہ سید احمد طحطاوی رحمہ اللہ تعالیٰ بعض شافعی علماء کے حوالے سے فرماتے ہیں:

يقدّرون في الصوم ليلهم بأقرب بلد يليهم ثم يمسكون إلى الغروب بأقرب بلد إليهم على ما قاله الزركشي وابن العماد.

("حاشية الطحطاوي" على "الدر المختار"، كتاب الصلاة، جـ١، صـ١٧٥)

ترجمہ: اور روزے میں اپنی رات کا اندازہ قریب کے شہر سے کریں گے پھر اپنے قریب کے شہر کے وقت مغرب تک رکے رہیں گے (یعنی روزہ رکھیں گے) جیسا کہ زرکشی اور ابن العماد رحمہما اللہ نے فرمایا۔

جہاں مغرب کے فوراً بعد فجر ہو جائے

سوال نمبر 33: دنیا میں بعض مقامات مثلاً بلغاریہ اور لندن میں سال میں چالیس ایسی راتیں ہوتی ہیں کہ وقت مغرب شفق ڈوبتے ہی یا ڈوبنے سے پہلے ہی فجر طلوع ہو جاتی ہے، چنانچہ ان لوگوں کے یہاں دن بیس اکیس گھنٹے تک کا ہو جاتا ہے، اگر ان ایام میں ماہ رمضان آجائے تو قوانین شرعیہ کی رو سے ان لوگوں کے روزے کا کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّابِ

ان لوگوں پر بھی روزہ فرض ہے مگر چونکہ ان لوگوں کو اتنا وقت نہیں ملتا کہ جس میں یہ کھا پی سکیں اور بلاشبہ مسلسل نہ کھانے پینے سے ہلاکت یقینی ہے یا کھانے پینے کا وقت تو ملتا ہے مگر دن کا دورانیہ زیادہ طویل ہونے کی وجہ سے بھوک و پیاس کی شدت زیادہ ہونے کی وجہ سے ضرر کا قوی اندیشہ ہے، اس لئے یہ لوگ مریض کے حکم میں ہیں چنانچہ ان کے لئے شرعاً اجازت ہے کہ ان روزوں کی قضاء ان ایام میں کرلیں جو معمول کے مطابق ہوں، علامہ شامی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ولا يمكن أن يقال بوجوب موالاة الصوم عليهم؛ لأنّه يؤدّي إلى الهلاك.

("ردّ المحتار"، كتاب الصلاة، جـ۲، صـ۵۰۹، تحت قول الدر: فقد فُقِدَ الأمران)

ترجمہ: اور ان لوگوں کے بارے مسلسل روزے کے وجوب کا قول کرنا ممکن نہیں

ہے؛ کیونکہ مسلسل روزہ رکھنا ہلاکت کی طرف لے جائے گا۔

روزے پورے کر آیا مگر یہاں رمضان ہے

سوال نمبر 34: اگر کوئی شخص سعودی عربیہ سے عید کا چاند دیکھ کر پاکستان آیا مگر یہاں ابھی ایک اور روزہ باقی تھا تو کیا وہ ایک اور روزہ رکھے گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

وہ شخص ایک روزہ مزید رکھے گا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرة : ١٨٥]

ترجمہ: تو تم میں جو کوئی یہ مہینہ پائے ضرور اس کے روزے رکھے۔

نیز حدیث پاک سے بھی یہی ظاہر کہ شخص مذکور ایک روزہ اور رکھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں:

عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه أن النبي صلّى الله عليه وسلّم قال: ((الصوم يوم تصومون والفطر يوم تفطرون والأضحى يوم تضحون)).

("جامع الترمذي"، أبواب الصوم، باب ما جاء أن الصوم يوم تصومون، برقم:(٦٩٧)، صـ١٧٨)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ روزہ اس دن ہے جب تم لوگ روزہ رکھو اور افطار اس دن ہے جب تم افطار کرو اور قربانی اس دن ہے جب تم قربانی کرو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"إنما معنى هذا الصوم والفطر مع الجماعة وعُظْمِ الناس" (أيضاً)

ترجمہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا جماعت اور لوگوں کی کثرت کے ساتھ ہے۔

پس جب شخص مذکور دن میں پاکستان پہنچے گا تو یہاں لوگ روزہ سے ہونگے اور رات میں آیا تو اگلے دن روزہ رکھیں گے چنانچہ حدیث شریف کے مطابق اس پر بھی روزہ لازم ہوجائیگا۔

نیز یہ کہ پاکستان اور سعودی عربیہ میں عملاً اختلاف مطالع معتبر ہے حتی کہ اگر پاکستان میں شرعی طریقے سے بھی سعودی عربیہ کا چاند ثابت ہوجائے لوگ اس کے مطابق روزہ نہیں رکھتے بلکہ پاکستان میں چاند نظر آنے کا انتظار کرتے ہیں چنانچہ اس اعتبار سے شخص مذکور پر یہاں کے مطلع کے احکام لازم ہونگے اور وہ روزہ رکھے گا۔

یہی حکم اس شخص کا ہے جو ماہ رمضان میں کچھ روزے رکھ کر پاکستان سے سعودی عرب جائے، ظاہر ہے کہ سعودی عرب کے اعتبار سے اس کا ایک یا دو روزے کم ہونگے چنانچہ جب اس شخص کے اٹھائیس ۲۸ روزے ہونگے وہاں انتیس ۲۹ یا تیس ۳۰ روزے ہوچکے ہونگے؛ لہٰذا اس شخص پر ایک یا دو روزوں کی قضاء لازم ہوگی؛ کیونکہ اب اس پر سعودی عرب کے مطلع کے احکام جاری ہونگے۔

ایسے شہر کی طرف سفر کرنا جہاں ماہ رمضان ہو

سوال نمبر 35: اگر کوئی شخص پاکستان سے جدہ ایسے دن جائے جب پاکستان میں تو ماہ رمضان شروع نہ ہوا ہو مگر جدہ میں اس دن روزہ ہو تو کیا روزہ رکھ کر پاکستان سے روانہ ہوگا؟

اَلجَوَابُ بِعَوْنِ الْوَهَّاب

شخص مذکور پاکستان میں رہتے ہوئے آنے والے ماہ رمضان کا روزہ نہیں رکھ سکتا؛ کیونکہ پاکستان میں ابھی ماہ رمضان شروع ہی نہیں ہوا اور جب ماہ رمضان ہی شروع نہ ہوا تو سببِ روزہ بھی نہیں پایا گیا، جب سببِ روزہ نہیں پایا گیا تو اس پر روزہ بھی فرض نہ ہوا۔ البتہ اگر اسے امید ہے کہ وہ جدہ شریف یا اس کے ارد گرد ایسے علاقے میں جہاں کا مطلع جدہ کے تابع ہے، ضحوی کبریٰ سے پہلے پہنچ جائیگا تو اسے چاہیے کہ پاکستان میں سحری کے بعد کچھ نہ کھائے نہ پیئے بلکہ بغیر نیت کے بھوکا، پیاسا اور جماع (ایسے کام جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے) سے باز رہے اور جدہ کے لئے روانہ ہو جائے اور اگر واقعی جدہ میں ضحوی کبریٰ سے پہلے پہنچ جائے تو روزے کی نیت کرلے؛ کیونکہ ادائے روزہ رمضان کی نیت ضحوی کبریٰ سے پہلے تک کی جا سکتی ہے، صدر الشریعہ بدر الطریقہ مولانا امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ادائے روزہ رمضان اور نذر معین اور نفل کے روزوں کے لئے نیت کا وقت غروب آفتاب سے ضحوی کبریٰ تک ہے اس وقت میں جب نیت کرلے یہ روزے درست ہو جائینگے۔

("بہار شریعت"، روزہ کا بیان، جلد۱، حصہ۵، صفحہ۱۰۰)

وَاللّٰهُ تَعَالٰی أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ.

طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ (انٹرنیشنل)

فقیہ العصر مفتی محمد ابوبکر صدیق صاحب (رئیس دارالافتاء Qtv) کے زیرِ سرپرستی طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ (انٹرنیشنل) کا قیام عمل میں لایا گیا ہے، اسکے قیام کا مقصد مسلم اُمّہ کو خالصتاً ایسا مذہبی پلیٹ فارم میّسر کرنا ہے جو نہ صرف ہماری دینی رہنمائی کرتا ہو بلکہ لوگوں کو جدید عصری علوم سے بھی آشنا کرے اور اس ادارے سے ایسے پاکیزہ فکر صالح و پرہیزگار حفاظ، علماء، مفتیانِ کرام اور دیگر علوم و فنون کے ماہرین تیار ہو کر میدان عمل میں آئیں جو نہ صرف جدید علوم پر دسترس رکھتے ہوئے ہر شعبہ ہائے زندگی میں خدمات انجام دیں بلکہ اپنے اپنے شعبوں میں لوگوں کی دینی رہنمائی کا حق بھی ادا کریں، تاکہ مسلم معاشرے میں پائی جانے والی بے چینی، مایوسی، احساس کمتری اور اخلاقی انحطاط کا خاتمہ ہو اور ہمارے نوجوان ایک مرتبہ پھر مسلم اُمّہ کی قیادت کے اہل ثابت ہو سکیں بلکہ دنیائے اسلام کے بے بس مسلمانوں کو ایک مرتبہ پھر عزّت و سرخروئی دلا سکیں، اسکے لئے ابتدائی طور پر طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ کے تحت درج ذیل ادارے اور پروگرامز کا آغاز ابتدائی سطح پر کر دیا گیا ہے جو آپ کے تعاون سے مزید فروغ پائیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

درس نظامی (عالم کورس):

پاکستان کے مختلف شہروں کراچی، میرپور خاص، کوئٹہ وغیرہ میں رہائشی و غیر رہائشی طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

دار الافتاء:

عوام الناس کی سہولت اور دینی رہنمائی کے لئے پاکستان کے مختلف مقامات پر دارالافتاء کا قیام عمل میں آ چکا ہے، جہاں آپکے مسائل کا قرآن و سنّت کی روشنی میں جواب دیا جاتا ہے، فارغ التحصیل علماء کو فتویٰ نویسی کی تربیت دی جاتی ہے، اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کے درمیان

مفتیانِ کرام کے موبائل فون نمبرز مشتہر کردیئے گئے ہیں تاکہ لوگ فوری طور پر رابطہ کر کے درست مسئلہ معلوم کرسکیں نیز دنیا بھر سے آئے ہوئے استفتاء جات کے تحریری جوابات دیئے جاتے ہیں۔

تعلیم القرآن، قرآن فہمی:

طلباء وطالبات کو حفظ وناظرہ کی تعلیم اور ابتدائی دینی معلومات سے روشناس کرایا جا رہا ہے، نوجوانوں میں فکری شعور بیدار کرنے کیلئے کراچی اور دیگر شہروں میں مختلف مقامات پر درسِ قرآن منعقد ہو رہے ہیں۔

شارٹ کورسز:

عنقریب قرآن وحدیث کی تعلیمات پر مشتمل مختلف شارٹ کورسز کا آغاز کیا جائے گا۔

انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کا قیام:

مستقبل قریب میں اسلامک یونیورسٹی کے لئے وسیع وعریض جگہ کا حصول، جس میں دنیا بھر کے نوجوان ادارے سے فیضیاب ہو کر ساری دنیا میں اسلام کے فروغ کیلئے خدمات انجام دیں گے۔

مجلس مصالحت:

معاشرتی وخاندانی تنازعات کے تصفیہ اور لوگوں کو وقت ومال کے ضیاع سے بچانے کے لئے مفتیان کرام پر مشتمل مجلس مصالحت عمل میں آچکی ہے۔

مجلس الفقہاء:

دورِ حاضر میں نت نئے معاملات ومسائل درپیش آتے ہیں ان پر تحقیق اور حل کیلئے ماہر مفتیانِ کرام پر مشتمل مجلس الفقہاء کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

اسلامک ریسرچ سینٹر:

کتب اسلاف پر تحقیق کیلئے تحقیقی کاوشوں میں مصروف عمل ہے، جسمیں اب تک کئی کتابوں پر تحقیقی کام مکمل ہو چکا ہے۔

ویب سائٹ:

ملک و بیرون ملک اسلامی لٹریچر کو فروغ دینے کے لئے ویب سائٹ کا قیام جس کا ایڈریس www.toobawelfare.com ہے۔ الحمد للہ عزوجل! طوبیٰ اسلامک مشن سے تعلق رکھنے والے مفتیان کرام پرنٹ میڈیا کے ساتھ ساتھ الیکٹرونک میڈیا مثلاً Qtv، حق tv، لبیک اور دیگر ٹی وی چینلز پر بھی شب وروز دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

ماهانه مجله کا اجراء:

مسلم امہ کو درپیش چیلنجز اور انکا حل، دینی مسائل، جدید مسائل اور انکا حل، روحانی علاج، عالم اسلام کے خلاف ہونے والی بین الاقوامی سازشوں کا مؤثر علاج اور مسلم امہ میں بیداری کیلئے اہم ترین مواد پر مشتمل ایک اہم رسالے کا اجراء کیا جا رہا ہے۔

دکھی انسانیت کی خدمت کیلئے مختلف فلاحی امور مثلاً مفت ڈسپنسریز کا قیام، مستحقین کی امداد اور نادار طلباء کے لئے مفت تعلیمی سہولت وغیرہ کیلئے ویلفیئر کا کام جاری ہے۔
اللہ عزوجل کے فضل وکرم سے ہم نے امتِ مسلمہ کیلئے ایک عظیم کارِخیر کی بنیاد رکھ دی ہے، اسکو پایہء تکمیل تک پہنچانے کیلئے آپ تمام حضرات کا تعاون درکار ہے، اس عظیم کارخیر میں حصہ لے کر دنیاوی واخروی کامیابیاں حاصل کیجئے۔

فقیہ العصر، استاذ العلماء، بقیۃ السلف

مفتی محمد ابوبکر صدیق شاذلی مدظلہ العالی

کی دیگر مطبوعہ کتب و رسائل

- ☆ رسائلِ ضیائیہ (جلد اول)
- ☆ زکوٰۃ کی ادائیگی کا طریقہ
- ☆ شانِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ
- ☆ روزے کے جدید فقہی مسائل
- ☆ رشوت کی تعریف
- ☆ حزب البحر اور اس کے فوائد
- ☆ حج اور عمرہ کا طریقہ
- ☆ شجرہ طیبہ قادریہ شاذلیہ
- ☆ مقدمہ لطائف المنن حصہ اول
- ☆ مقدمہ لطائف المنن حصہ دوم
- ☆ غیر مسلم ممالک میں مورٹ گیج اور سود کا شرعی حکم
- ☆ قسطوں پر سامان کا شرعی حکم
- ☆ طہارت کے جدید مسائل
- ☆ ویڈیو کا شرعی حکم

طوبیٰ ویلفیئر ٹرسٹ

THAR WELFARE PROJECT

تھر ویلفئیر پروجیکٹ

تھر پاکستان کا ایک ریگستانی علاقہ ہے جہاں کی زندگی ہر لحاظ سے انتہائی پسماندہ اور مفلوک الحال ہے اور یہاں لوگ اشیائے خورد ونوش (کھانے پینے) کے شدید محتاج ہیں، اور یہاں لوگوں کی مذہبی حالت بھی بہت کمزور ہے دینی اور دنیاوی تعلیم نہ ہونے کے برابر ہے یہ لوگ ان ضروریات کے حصول کے لئے ہر قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں وہاں پر عیسائی، ہندو، قادیانی اور دیگر بد مذہب فرقے لوگوں کو سوشل ویلفئیر کے نام پر اپنے دین سے غافل و بدظن کر رہے ہیں لہذا ان تمام پریشانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے "طوبیٰ ویلفئیر ٹرسٹ" نے یادگارِ اسلاف، فقیہ العصر مفتی محمد ابوبکر صدیق شاذلی مدظلہ العالی کی سرپرستی میں تھر کے لوگوں کی دینی و دنیاوی فلاح و بہبود کے لئے تھر ویلفئیر پروجیکٹ کے نام سے باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا ہے الحمد اللہ علی احسانہ پہلے ہی مرحلے میں مسجد و مدرسہ و اسکول کی تعمیر اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا آغاز کیا جا چکا ہے آپ بھی اپنی راہِ نجات اور سکونِ حیات کے لئے اس کارِ خیر میں اپنے صدقات، زکوۃ، فطرہ، خیرات اور دیگر صدقاتِ نافلہ کے ذریعے ہمارا ساتھ دیں۔

اپنے عطیات اس اکاؤنٹ میں جمع کروائیں:

Bank Account : 3001301000113

Faysal Bank Limited (Barkat Islamic Banking) Karachi

thar@toobawelfare.com 0300,2171063:برائے رابطہ

طوبیٰ ویلفئیر ٹرسٹ